کتاب الصلوٰۃ

المعروف

نماز کے مسائل



بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
نحمده و نصلی علیٰ رسوله الکریم و علیٰ آله و صحبه و علماء أمته أجمعین

فضائلِ نماز

ایمان کے بعد بندۂ مومن کے لیے سب سے اہم اور سب سے افضل عبادت نماز ہے۔ نماز دین کا ستون اور مذہبِ اسلام کا رکن ہے۔ ارشادِ رسول ہے:

"من اقام الصلوٰۃ فقد اقام الدین و من ترکھا فقد ھدم الدین۔"[1]

جس نے نماز کو قائم رکھا اس نے دین کو باقی رکھا، جس نے نماز چھوڑ دی اس نے دین کو ڈھا دیا۔ دوسری حدیث میں ارشاد ہے:

"ہر شی کے لیے ایک علامت ہوتی ہے ایمان کے لیے نماز علامت ہے۔"[2]

امام احمد بن حنبل اور ابوداؤد نے روایت کیا کہ حضرت عبادہ بن صامت نے روایت بیان کی کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں بندوں پر فرض کیں جس نے اچھی طرح وضو کیا اور وقت میں پڑھی اور رکوع و خشوع کو پورا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمۂ کرم پر عہد کر لیا ہے کہ اسے بخش دے اور جس نے نہ کیا اس کے لیے عہد نہیں چاہے بخش دے چاہے عذاب کرے۔"[3]

بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ حضور اقدس ﷺ نے اپنے صحابہ سے ارشاد فرمایا: بتاؤ تو کسی کے دروازے پر نہر ہو وہ اس میں ہر روز پانچ بار غسل کرے کیا اس

---

(۱) منیة المصلی: ثبوت فرضیة الصلاة بالسنة، ص:۱۳.
(۲) منیة المصلی: ثبوت فرضیة الصلاة بالسنة، ص:۱۳.
(۳) سنن أبی داؤد، کتاب الصلاة، باب المحافظة علی الصلاة، الحدیث:٤٢٥، ج:۱، ص:١٨٦.

کے بدن پر میل رہ جائے گا؟ عرض کی نہیں، فرمایا: یہی مثال پانچوں نمازوں کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے سبب خطاؤں کو محو فرمادیتا ہے۔(۱)

بیہقی میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اسلام میں سب سے زیادہ اللہ کے نزدیک کیا چیز محبوب ہے؟ فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا اور جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں، نماز دین کا ستون ہے۔(۲)

ابوداؤد شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمھارے بچے سات برس کے ہوجائیں تو انھیں نماز کا حکم دو اور جب دس برس کے ہوجائیں تو مار کر نماز پڑھاؤ۔(۳)

ابونعیم نے ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قصداً نماز چھوڑ دی جہنم کے دروازے پر اس کا نام لکھ دیا جاتا ہے۔(۴)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے نماز چھوڑ دی اس کا کوئی دین نہیں۔ نماز دین کا ستون ہے۔(۵)

بزّاز نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اسلام میں اس کا کوئی حصہ نہیں جس کے لیے نماز نہ ہو۔(۶)

مسئلہ:- ہر مکلف یعنی عاقل بالغ پر نماز فرضِ عین ہے۔ نماز کی فرضیت کا منکر کافر ہے۔ اور قصداً چھوڑنے والا اگرچہ ایک ہی وقت کی چھوڑے وہ فاسق ہے۔(۷)

---

(۱) صحيح مسلم، كتاب المساجد، باب المشي إلى الصلاة، الحديث:٦٦٧، ص:٣٣٦.

(۲) شعب الايمان باب في الصلاة، الحديث:٢٨٠٧، ج:٣، ص:٣٩.

(۳) سنن أبي داؤد، كتاب الصلاة، باب حتى يومر الغلام بالصلاة، الحديث:٤٩٥، ج:١، ص:٢٠٨.

(۴) كنز العمال، كتاب الصلاة، الحديث:١٩٠٨٦، ج:٧، ص:١٣١.

(۵) شعب الايمان، باب في الصلاة، الحديث:٢٨٠٧، ج:١، ص:٣٥.

(۶) كنز العمال، كتاب الصلاة، الحديث:١٩٠٩٤، ج:٧، ص:١٣٣.

(۷) الدر المختار مع ردالمحتار، كتاب الصلاة، ج:٢، ص:٦.

طہارتِ کبریٰ یعنی غسل

نماز کے لیے طہارت یعنی جنابت اور حدث سے پاک ہونا اتنا ضروری ہے کہ بے اس کے نماز ہی نہیں ہوتی۔ جان بوجھ کر بے طہارت نماز ادا کرنے کو علما نے کفر لکھا ہے۔[1]

طہارت دو طرح کی ہوتی ہے: (۱)- طہارتِ کبریٰ غسل ہے۔ (۲)- طہارتِ صغریٰ وضو ہے۔ نماز کے لیے دونوں طرح کی طہارت ضروری ہے۔

طہارتِ کبریٰ یعنی غسل ان اشخاص پر فرض ہوتا ہے جن کو حدث اکبر لاحق ہو، حدث اکبر چند ہیں جن میں سے بعض بیان کیے جاتے ہیں۔

(۱)- منی اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہو کر عضو خاص سے نکلے۔

(۲)- احتلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے منی یا مذی ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو یہ بھی حدث اکبر ہے۔

(۳)- حشفہ یعنی ذکر کا سر عورت کے آگے یا پیچھے یا مرد کے پیچھے کے مقام میں داخل ہو جائے۔

(۴)- عورت حیض سے فارغ ہو یا نفاس سے فارغ ہو۔

مذکورہ بالا صورتوں میں غسل فرض ہے، اگر بغیر غسل نماز ادا کی جائے گی تو نماز نہ ہوگی۔

غسل میں کل تین چیزیں فرض ہیں:

(۱)- کلی کرنا۔ (۲)- ناک میں پانی ڈالنا۔ (۳)- پورے بدن پر پانی بہانا۔

مسئلہ:- ایک بال برابر بھی اگر جسم کے کسی حصے پر پانی نہیں پہنچا تو غسل نہ ہوگا اور اس سے نماز ادا نہ کی جا سکے گی۔

(۱) ردالمحتار، کتاب الطهارة، ج:۱، ص:۱۸۵.

مسئلہ:- جس شخص نے صحیح ڈھنگ سے غسل کر لیا، اب اسے وضو کی حاجت نہیں۔ غسل ہی وضو کے لیے کافی ہے۔ اس سے نماز تلاوت سب کر سکتے ہیں۔

مسئلہ:- جسم پر نجاست لگنے سے غسل فرض نہیں ہوتا۔ غسل صرف وہی مذکورہ بالا چیزوں سے ہی فرض ہوتا ہے۔ بس جس جگہ نجاست لگی ہو اس کو دھولیا جائے۔

مسئلہ:- جس کپڑے میں منی لگی یا حیض کا خون لگا ہو تو پورا کپڑا نجس نہیں ہوتا بس جس جگہ نجاست ہو اس کو دھولیا جائے پاک ہو جائے گا۔

مسئلہ:- جن پر غسل فرض ہو وہ بغیر غسل کیے نہ نماز پڑھ سکتے ہیں نہ زبانی تلاوت کر سکتے نہ قرآن شریف دیکھ کر پڑھ سکتے ہیں اور نہ ہی قرآن شریف چھو سکتے ہیں۔

مسئلہ:- مرد یا عورت کو احتلام ہوا پھر دونوں نے ہمبستری کی تو ایک ہی مرتبہ اخیر میں غسل کر لینا کافی ہوگا۔

مسئلہ:- جمعہ یا عید کے دن مرد یا عورت ناپاک ہوئی اس دن ایک غسل کیا تو وہی ایک غسل ناپاکی کا بھی ہوا اور عید و جمعہ کا بھی ہو گیا۔ اور دونوں کا ثواب بھی ملے گا۔

مسئلہ:- جس شخص پر غسل فرض ہو اسے نہانے میں تاخیر نہیں کرنا چاہیے اس لیے کہ حدیث میں ہے جس گھر میں ناپاک شخص رہتا ہے اس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے ہیں۔

مسئلہ:- جس شخص پر غسل فرض ہو غسل کیے بغیر کھانا پینا مکروہ ہے اور اگر کسی وجہ سے تاخیر ہو تو کم از کم وضو کر لینا چاہیے۔

مسئلہ:- جس شخص پر غسل فرض ہو اسے بغیر غسل مسجد میں داخل ہونا، قرآن شریف زبانی یا دیکھ کر پڑھنا اور چھونا یا قرآن شریف کی آیت لکھنا اگرچہ تعویذ ہی میں، سب حرام و ناجائز ہے۔ درود شریف اور کلمۂ طیبہ پڑھنے میں حرج نہیں۔

مسئلہ:- رمضان شریف میں وقت سحری سے پہلے وطی یعنی عورت کے ساتھ ہمبستری کیا اور دن نکلنے تک غسل نہیں کر سکا تو روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا روزہ ہو جائے گا۔ البتہ نمازِ فجر قضا کرنے کا اور نماز کا وقت آنے سے پہلے غسلِ فرض چھوڑنے کا دو دو گناہ کا مرتکب ہوا۔

مسئلہ:- رمضان شریف کی رات میں یا دن میں احتلام ہوا تو اس سے روزے پر

بالکل اثر نہیں پڑتا۔ ہاں وقت سحری کے بعد غروب شمس تک اگر عورت کے ساتھ ہمبستری کرے گا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور غسل بھی واجب ہوگا۔ پہلی صورت میں صرف غسل واجب ہوگا، روزہ برقرار رہے گا۔

مسئلہ:- کسی میت کو نہلانے سے نہلانے والے پر غسل واجب نہیں ہوتا، مستحب ہے۔

مسئلہ:- کسی ناپاک آدمی کے خشک وتر جسم سے پاک آدمی کا جسم چھو گیا تو اس کی وجہ سے پاک آدمی ناپاک نہیں ہوگا نہ اس پر دھونا یا غسل کرنا واجب ہوگا ہاں جس جگہ نجاست لگی ہو وہی جگہ تر ہو کر پاک آدمی کے جسم یا کپڑے میں لگ جائے تو خاص اسی جگہ کو دھلنا ہوگا، غسل اب بھی واجب نہ ہوگا۔

مسئلہ:- جس کپڑے میں احتلام ہوا یا جس کپڑے میں بیوی کے ساتھ ہمبستری کیا تو جس حصہ میں نجاست لگی ہو پہلے اس کو اچھی طرح سے دھل لیا جائے پھر غسل کیا جائے۔ یا پھر اس کپڑے کو اتار دیا جائے اور دوسرے کپڑے میں غسل کیا جائے۔ اور اس کپڑے میں جہاں نجاست لگی ہو اتنی جگہ اچھی طرح دھل دیں پورا کپڑا دھلنا ضروری نہیں کپڑا پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ:- ناپاک آدمی کا بھی تھوک اور پسینہ پاک رہتا ہے، اس کے لگنے سے کپڑا ناپاک نہ ہوگا۔ (۱)

مسئلہ:- کنویں پر نجاست لگا کر کپڑا پہن کر نہا رہے ہیں، اگر کنویں میں چھینٹیں جائیں گے تو پورے کنویں کا پانی ناپاک ہوجائے گا۔

مسئلہ:- غسل بغیر نیت کے ہوجاتا ہے البتہ نیت کرلینا سنت ہے۔ (۲)

نیت غسل:- ناپاکی دور ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کرتا ہوں۔

مسئلہ:- غسل خانہ میں برہنہ یعنی ننگا ہو کر غسل کرنے سے بھی غسل ہوجاتا ہے اور اس میں کچھ حرج بھی نہیں۔

مسئلہ:- احتلام ہونے کا خواب دیکھا لیکن بیدار ہونے کے بعد کوئی اثر نہ پایا تو غسل

---

(۱) درمختار، کتاب الطهارة، باب الأنجاس، ص:۵۱۵، ج:۱.

(۲) ردالمحتار، کتاب الطهارة، ج:۱، ص:۲۹۱.

واجب نہیں۔

مسئلہ:- بعد غسل و بعد وضو اعضاء کو کپڑے سے پوچھنے میں حرج نہیں البتہ ہاتھوں ہی سے پانی چھڑک لینا تواضع ہے اور کپڑے سے پوچھنا اربابِ تنعّم کی عادت ہے۔ (۱)

مسئلہ:- کرتا یا قمیص کے دامن سے بھی اعضائے وضو یا غسل پوچھنے میں حرج نہیں البتہ اہلِ تجربہ بتاتے ہیں کہ اس سے بھُول کا مرض پیدا ہوتا ہے۔ (۲)

مسئلہ:- غسل یا وضو کے لیے مٹی کا برتن استعمال میں لانا افضل ہے دوسرے برتنوں کے استعمال میں بھی کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:- غسل اور وضو میں کلی کرتے وقت غرغرہ سنت ہے لیکن روزہ دار کے لیے مکروہ ہے۔

مسئلہ:- غسل میں ناک کی نرم ہڈی تک پانی پہنچانا ضروری ہے بے اس کے غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ:- غسل کرتے وقت ناک میں کوئی کثافت ہو تو پہلے اس کو چھڑالینا فرض ہے پھر اس میں پانی چڑھایا جائے۔

مسئلہ:- انگوٹھی یا زیور تنگ ہو تو انھیں نکال کر ان کی جگہوں پر پانی بہانا فرض ہے، اگر ایک بال برابر بھی رہ گیا تو غسل نہ ہوگا نہ اس سے نماز ادا کی جاسکے گی۔

مسئلہ:- جنبی یعنی ناپاکی والا یا بے وضو آدمی اگر صاف پانی میں ہاتھ یا جسم کا کوئی حصہ ڈال دے تو اس پانی سے وضو یا غسل نہیں کیا جاسکتا۔ وہ پانی پاک تو ہے لیکن پاک کرنے والا نہیں۔

مسئلہ:- نابالغ لڑکا یا لڑکی کسی صاف پانی میں ہاتھ ڈال دیں تو اس سے کوئی حرج نہیں غسل اور وضو سب کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ ان کے ہاتھ میں کوئی نجاست نہ لگی رہی ہو۔

مسئلہ:- نابالغ کبھی بے وضو اور جنبی نہیں ہوتا یعنی ان کا وضو کسی حدث سے نہیں ٹوٹتا اور نہ یہ کبھی جنبی اور ناپاک ہوتے ہیں۔ اسی لیے ان کے چھونے سے پاک پانی پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

مسئلہ:- جس طرح وضو کی جگہ تیمم ہے اسی طرح غسل کی جگہ بھی تیمم ہے۔ مثلاً پانی استعمال کرنے سے مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہے اور غسل کی حاجت پیش آگئی۔ نماز معاف نہیں۔

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، کتاب الطھارۃ، باب الوضو، ج:۱، ص:۲۰۶.

(۲) فتاویٰ رضویہ، کتاب الطھارۃ، باب الوضو، ج:۱، ص: ۳۰.

غسل کا تیمم کرکے نماز ادا کی جائے گی۔

وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں۔ البتہ چوں کہ تیمم خواہ وضو کا ہو یا غسل کا نیت شرط ہے۔ تو اگر حدث اصغر سے پاک ہونے یعنی وضو کے لیے تیمم کی نیت کرے گا تو غسل کا بھی تیمم ہو جائے گا۔ یوں ہی اگر حدثِ اکبر سے پاک ہونے یعنی غسل کے لیے تیمم کی نیت کرے گا تو وضو کے تیمم کے لیے بھی کافی ہوگا۔ نماز پڑھنے کے لیے الگ سے تیمم نہیں کرنا پڑے گا۔

نیت تیمم وضو:- میں نے حدثِ اصغر سے پاک ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کی۔

نیت تیمم غسل:- میں نے حدثِ اکبر سے پاک ہونے اور نماز جائز ہونے کی نیت کی۔

طریقہ تیمم:- خواہ وضو والا ہو یا غسل والا، دونوں کا طریقہ ایک ہی ہے۔

(۱)- دونوں ہتھیلی کھلی ہوئی پاک مٹی پر مَس کریں، پھر دونوں ہتھیلیوں سے پورے چہرے کا مسح کریں چہرے کی کوئی جگہ مسح سے نہ چھوٹے۔

(۲)- دونوں ہتھیلیوں کو پھر پاک مٹی پر مس کریں، پھر بائیں ہتھیلی سے دائیں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کریں اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے پھر دائیں ہتھیلی سے بائیں ہاتھ کا کہنیوں سمیت مسح کریں اس طرح کہ کوئی حصہ باقی نہ رہے۔

مسئلہ:- ایک ہی بار مٹی پر ہاتھ مار کر چہرہ اور دونوں ہاتھوں کا مسح کر لیا تو تیمم صحیح نہ ہوگا۔ دونوں کے لیے الگ الگ مٹی پر ہاتھ مس کرنا ہوگا۔

مسئلہ:- پانی پر قدرت ہوتے ہی تیمم ٹوٹ جائے گا۔

طہارتِ صغریٰ یعنی وضو

شرعی طریقے سے اگر غسل سنت کے مطابق کرلیا تو وہ وضو کے لیے بھی کافی ہوتا ہے۔

وضو میں چار چیزیں فرض ہیں کہ بے ان کے وضو ہوتا ہی نہیں۔ (۱)- چہرہ دھلنا بال جمنے کی جگہ سے ٹھوڑی کے نیچے تک، اور ایک کان کی لو سے دوسرے کان کی لو تک۔ (۲)- دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اس طرح دھلنا کہ پانی بہہ جائے۔ (۳)- سر کا چوتھائی حصہ مسح کرنا۔ (۴)- دونوں پیر ٹخنوں سمیت اس طرح دھلنا کہ پانی بہہ جائے۔ واضح رہے کہ ان میں اگر کسی جگہ ایک بال برابر بھی رہ گیا تو وضو نہ ہوگا اور نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔ اگر غسل کرنے کے بعد حدثِ اصغر لاحق ہوجائے تو اب بے وضو کیے نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا۔

حدثِ اصغر:- اس حدث کو کہتے ہیں جس سے وضو کرنا واجب ہوجائے۔ جیسے پاخانہ، پیشاب کا نکلنا خواہ کتنی ہی کم مقدار میں ہوں، مذی کا نکلنا یعنی وہ سفید رطوبت جو شہوت کے وقت منی سے پہلے خارج ہوتی ہے۔ یا منی ہی نکل جائے لیکن بغیر شہوت کے ہو۔ ان چیزوں کے نکلنے کے بعد اگر نماز پڑھنا ہے یا قرآن شریف چھونا ہے تو بغیر وضو کیے نہ نماز پڑھ سکتے ہیں نہ قرآن مجید چھوسکتے ہیں۔

ان مذکورہ چیزوں کے نکلنے کے بعد جس طرح نماز پڑھنے کے لیے وضو کرنا ضروری ہے اسی طرح اور بھی بہت سی چیزیں ہیں جن کے نکلنے کے بعد نماز پڑھنے کے واسطے یا قرآن مجید چھونے کے لیے وضو کرنا ضروری ہوجاتا ہے۔ ان میں سے کچھ چیزیں ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱)- کیڑا یا پتھری کا مرد یا عورت کے اگلے یا پچھلے مقام سے نکلنا۔

(۲)- خون یا پیپ یا پیلا پانی جسم کے کسی بھی حصے سے نکل کر بہہ جانا۔

(۳)-آنکھ خراب ہوئی ہے (یعنی آشوبِ چشم ہے) اور پانی آنکھ سے بہہ کر ٹپکا تو اس سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۴)-ناک یا ناف اور پستان میں پھنسی ہوگئی یا کوئی بیماری ہوگئی کہ اس کی وجہ سے پانی بہہ گیا تو اس سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۵)-منہ سے تھوک نکلا جس میں خون زیادہ ہے تو وضو ٹوٹ جائے گا۔

(۶)-نابینا کی آنکھ سے جو پانی بہتا ہے اس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۷)-منہ بھرتے چاہے کھانا پانی کی ہو یا صفرا کی۔

(۸)-غافل ہوکر سوجانے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

(۹)-نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے بھی وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ:- گھٹنا یا ستر اور شرمگاہ کھل جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:- بلغم کی قے وضو نہیں توڑتی زیادہ ہو یا کم۔

مسئلہ:- فحش گالی دینا اگرچہ ناجائز ہے لیکن اس سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

مسئلہ:- جھوٹ، غیبت، بہتان حرام وناجائز ہیں لیکن ان کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹتا ہے۔

مسئلہ:- نماز کے باہر قہقہہ لگانے سے اور یوں ہی نمازِ جنازہ میں قہقہہ لگانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:- کافر یا عورت کے بدن سے چھو جانے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ ہاں! عورت کی شرم گاہ سے مرد کی شرم گاہ بیچ میں بلا کسی کپڑا حائل ہوئے مَس ہو جائے اور مرد کا آلہ تندی میں ہو تو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ:- ہوا بلند آواز سے خارج ہو یا پست آواز سے بدبودار ہو یا نہ ہو ہر صورت میں وضو ٹوٹ جائے گا۔

مسئلہ:- نزلہ یا زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا ہے اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:- زخم کی جگہ خون نکل کر زخم کے دائرہ ہی میں رہ گیا تو اس سے وضو نہ ٹوٹے

گا۔ یوں ہی آنکھ میں خراب پانی ہے لیکن آنکھ سے باہر نہیں آیا تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔

مسئلہ:- کسی کی شرم گاہ یا اپنی شرم گاہ دیکھنے یا چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ:- کھٹمل، مچھر، پسو کے کاٹنے سے وضو نہیں جاتا۔

مسئلہ:- منہ سے لار بہے اس سے وضو نہ ٹوٹے گا۔

مسئلہ:- بے وضو مسجد میں جا سکتے ہیں اور قرآن شریف بھی پڑھ سکتے ہیں، لیکن چھو نہیں سکتے۔

مسئلہ:- میت کو نہلانے سے نہ وضو ٹوٹتا ہے نہ غسل واجب ہوتا ہے۔

نماز پڑھنے کی جگہ اور نمازی کا کپڑا

نماز پڑھنے کے لیے نمازی کے کپڑے اور نماز پڑھنے کی جگہ کو پاک ہونا چاہیے۔ اگر نمازی کا کپڑا ناپاک ہے یا نماز پڑھنے کی جگہ ناپاک ہے تو اگرچہ غسل اور وضو صحیح طریقہ سے کیا ہو جب بھی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- نمازی کے پاؤں کے نیچے قدر درہم سے زیادہ نجاست ہو تو نماز نہ ہوگی یا دونوں پاؤں کے پیچھے تھوڑی تھوڑی نجاست ہو کہ دونوں ملا کر ایک درہم سے زیادہ ہو جائے تب بھی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- سجدہ کی جگہ یا سجدہ کرتے وقت گھٹنا یا ہاتھ رکھنے کی جگہ پر نجاست ہے تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- نمازی کے کپڑے میں یا جسم میں کسی جگہ قدر درہم سے زیادہ نجاست غلیظہ لگی ہے تو نماز نہ ہوگی۔ ہاں قدر درہم سے کم ہے تو معاف ہے لیکن اسے دھولینا چاہیے کہ سنت ہے۔

مسئلہ:- نمازی کے کپڑے یا بدن کے اس حصہ کی چوتھائی سے کم میں نجاست خفیفہ لگی ہو تو معاف ہے نماز ہو جائے گی۔ اس سے زیادہ ہے تو نماز نہ ہوگی۔

نجاست غلیظہ:- آدمی اور ان جانوروں کا پاخانہ پیشاب اور خون جن کا گوشت نہیں کھایا جاتا اور ان جانوروں کا پاخانہ جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

نجاست خفیفہ:- ان جانوروں کے صرف پیشاب جن کا گوشت کھایا جاتا ہے۔

مسئلہ:- نمازی کے سر پر نجس کبوتر بیٹھا، نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:- نجس جگہ پر موٹا کپڑا بچھایا کہ اس کے نیچے کچھ دکھائی نہ دے نماز ہو جائے گی اور نیچے جھلکتا ہو تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- نجس جگہ شیشہ رکھ دیا کہ نجاست صاف نظر آرہی ہے تو اس شیشہ پر نماز

ہوجائے گی۔[1]

مسئلہ:- اگر سجدہ کرتے وقت دامن نجس جگہ پر پڑرہاہے تواس سے کوئی حرج نہیں، نماز ہوجائے گی۔

مسئلہ:- دوسرے کی زمین پر نماز پڑھنے سے نماز توہوجائے گی لیکن مالک کی اجازت کے بغیر پڑھنے کی وجہ سے گنہگار ہوگا۔[2]

مسئلہ:- ایسی چیز پر نماز پڑھنا کہ سجدہ کرتے وقت بائیں دبائے تو دبتا جائے تو نماز جائز نہیں۔ اور اگر دبنا ایک حد پر ٹھہر جائے کہ پھر دبائے تو اس سے زائد نہ دبے تو اس پر نماز جائز ہے۔

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ، مطلب فی ستر العورۃ، ج:۲، ص:۹٦.

(۲) فتاویٰ عالم گیری، ج:۱، ص:٦٦، الفصل الرابع فی النیۃ.

مسئلہ:- اگر چند اعضا شرم گاہ میں تھوڑا تھوڑا چوتھائی حصہ سے کم ہی کھلا ہے لیکن سب کو اکٹھا کرنے سے کسی چھوٹے عضو کے چوتھائی حصے کے برابر ہوجائے جب بھی نماز فاسد ہوگی۔ مثال کے طور پر عورت کی پشت پر تھوڑا سا کھلا ہے جو پشت کی چوتھائی سے بہت کم ہے۔ یوں ہی پیٹ پر بھی تھوڑا سا کھلا ہے جو پیٹ کے چوتھائی سے بہت کم ہے لیکن پشت اور پیٹ دونوں کے کھلے حصے کو ملائیں تو کسی چھوٹے عضو کا چوتھائی یا چوتھائی سے زائد ہوجائے جیسے عورت کی شرم گاہوں میں سب سے چھوٹا عضو کان ہے۔ تو دونوں ملا کر کان کی چوتھائی یا اس سے زائد ہوجائیں تو نماز نہ ہوگی۔ (۱)

مسئلہ:- اتنا باریک کپڑا پہنا کہ شرم گاہ کے اعضا جھلک رہے ہوں تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- عورت کے لیے عورت کا بال، عورت کی گردن، اس کا کان، گلا، سب شرم گاہ کے اعضا ہیں۔ ان میں سے کسی کا بھی چوتھائی حصہ یا اس سے زائد نماز میں کھلا اور تین مرتبہ سبحٰن اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- مرد کے لیے شرم گاہ کے اعضا چوں کہ ناف کے نیچے سے لے کر گھٹنے کے نیچے تک ہیں تو اگر پیڑو، ران، سرین یا گھٹنے کا چوتھائی حصہ یا اس سے زائد نماز میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- پیڑو، ران، سرین ہر ایک میں تھوڑا تھوڑا چوتھائی سے کم کھلا ہے لیکن سب کو ملانے پر گھٹنے کا چوتھائی یا اس سے زائد بن جاتا ہے تو نماز جاتی رہی۔

مسئلہ:- عورت اتنا باریک دوپٹہ استعمال کرے جس سے بال کی سیاہی چمکے تو نماز نہ ہوگی، یوں ہی اتنا باریک لباس پہنے کہ بدن جھلکے نماز نہ ہوگی، ایسے کپڑے نماز کے باہر بھی ناجائز ہیں۔

مسئلہ:- عورت کے دونوں ہاتھوں کی پشت، گٹا، کلائی یوں ہی دونوں پاؤں کی پشت سوائے تلوے کے سب شرم گاہ میں داخل ہیں۔ لہٰذا اگر دونوں ہاتھوں کی پشت یا دونوں پاؤں کی

---

(۱) ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، باب شروط الصلاۃ مطلب فی النظر الی وجہ الامرد، ج:۲، ص:۱۰۰/ عالم گیری کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، الفصل الاول، ج:۱، ص:۸۵۔

عشا تو ان میں کوئی بھی ادا نہ ہوئی کہ عشا کا پہلے اور وتر کا بعد میں پڑھنا فرض تھا۔

مسئلہ:- اگر بھول کر کسی نے وتر پہلے پڑھ لیا یا عشا پہلے ہی پڑھا اور وتر بعد میں لیکن بعد میں یہ معلوم ہوا کہ عشا بغیر وضو کے پڑھی تھی اور وتر وضو کے ساتھ تو اب عشا پھر سے پڑھنا پڑے گی۔ اب ان دونوں صورتوں میں یعنی بھولنے والی صورت میں اور اِس بعد والی صورت میں وتر اگرچہ پہلے ہوگئی ہے۔ درست ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں۔[۱]

جمعہ کا وقت وہی ہے جو ظہر کا وقت ہے۔

(۱) درمختار، کتاب الصلاۃ، ج:۲، ص:۳۳./ بہارِ شریعت، ص:٤٥١، ج:۱/ فتاویٰ قاضی خان، ص:۳٥.

پشت نماز میں تین بار سبحان اللہ کہنے کی مقدار کھلی رہی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- عورتوں کو دونوں ہاتھوں کی پشت اور دونوں پاؤں کی پشت بھی نماز میں ہر وقت چھپائے رکھنا ضروری ہے، حتیٰ کہ تحریمہ باندھتے وقت دونوں ہتھیلیوں کی پشت کو دوپٹے میں چھپا کر ہی کندھے تک لے جائیں۔ اور شلوار یا پاجامہ کی آستین اتنی چوڑی اور نیچے رکھیں کہ نماز میں کم از کم قدموں کی پشت ہر وقت چھپی رہے یا پھر نماز پڑھتے وقت موزے کا استعمال کریں، ورنہ نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- اتنا لمبا کپڑا کہ اعضاء شرم گاہ چھپ جائیں تو ایک ہی کپڑے میں نماز ہو جائے گی اگرچہ جانگھیہ چڈھی پاجامہ نہ پہنا ہو۔

نوٹ:- عورت کے لیے چہرہ اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور دونوں پاؤں کے تلوے اگرچہ شرم گاہ میں داخل نہیں۔ مگر بوجہ فتنہ غیر محرم کے سامنے کھولنا منع ہے، اور غیر محرم کے لیے ان اعضا کی طرف بھی دیکھنا یا چھونا ناجائز ہے۔ اور محرم کے لیے صرف انھیں پانچ اعضا کی طرف دیکھنا جائز ہے۔ ان پانچ کے علاوہ بقیہ اعضا کی طرف نظر کرنا محرم کے لیے بھی حرام ہے۔

مستحب اوقات

نماز فجر میں تاخیر مستحب ہے لیکن اتنی تاخیر نہیں کہ نماز پڑھتے پڑھتے سورج نکل آئے ورنہ نماز ہی فاسد ہوجائے گی۔

- نماز ظہر کے لیے گرمیوں میں تاخیر اور جاڑوں میں جلدی مستحب ہے خواہ تنہا پڑھے یا جماعت کے ساتھ۔
- نمازِ عصر میں ہمیشہ تاخیر مستحب ہے لیکن اتنی تاخیر نہیں کہ وقت مکروہ آجائے، اور اگر بدلی ہو تو جلدی کرنا مستحب ہے۔
- نماز مغرب میں اگر بدلی نہیں ہے تو ہمیشہ جلدی پڑھنا مستحب ہے۔
- نمازِ عشا میں تہائی رات تک تاخیر مستحب ہے، اور آدھی رات تک تاخیر جائز ہے کوئی کراہت نہیں، اور بدلی ہو تو جلدی کرنا ہی مستحب ہے۔

مسئلہ:- نمازِ فجر میں اتنی تاخیر کردی کہ سورج طلوع ہونے کا شک ہونے لگا تو نماز مکروہ ہوگی۔ اور اگر سورج نکلنے کا یقین ہوجائے تو نماز ہی فاسد ہوجائے گی۔(۱)

مسئلہ:- عورتوں کے لیے نمازِ فجر ہمیشہ جلدی ادا کرلینا مستحب ہے یعنی اول وقت میں اور بقیہ نمازوں میں مردوں کی جماعت کے بعد۔ (در مختار)

مسئلہ:- نمازِ مغرب میں اگر سورج نکلنے کے بعد دو رکعت کی مقدار تاخیر کردی تو یہ مکروہِ تنزیہی ہے۔ اور اگر اتنی تاخیر کردی کہ آسمان پر ستارے نظر آنے لگے تو مکروہِ تحریمی۔ لیکن دہرانا واجب نہیں بس گنہگار ہوگا، توبہ کرے اور آئندہ احتیاط لازم سمجھے۔ (فتاویٰ رضویہ، بہارِ شریعت)

مسئلہ:- نمازِ عشا آدھی رات کے بعد مکروہ ہے لیکن نماز ہوجائے گی۔

مسئلہ:- نماز عشا سے پہلے سونا اور بعد نماز عشا دنیا کی باتیں قصے کہانی مکروہ ہیں۔(۲)

---

(۱) عالم گیری، الباب الاول، فی المواقیت، الفصل الثانی، ج:۱، ص:۵۱.

(۲) درمختار، کتاب الصلاۃ، ج:۲، ص:۵۵.

استقبالِ قبلہ

نماز پڑھنے کے لیے قبلہ کی جانب منہ ہونا ضروری ہے اور منہ کا کوئی بھی حصہ قبلہ کی طرف نہیں تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- ایسی جگہ جہاں آپ کو سمت قبلہ کا پتا نہ چلے تو کسی سے پوچھ لینا چاہیے۔ اگر کوئی بتانے والا نہ ہو تو دل میں سوچ کر کسی ایک جانب طے کر کے نماز شروع کر دیں نماز ہو جائے گی۔ یا نماز ہی میں کسی نے بتایا کہ قبلہ اس طرف ہے تو اُس طرف نماز ہی میں رخ بدل دیں یا آپ کو خود ہی سمجھ میں آیا کہ قبلہ اس طرف ہے تب بھی رُخ بدل دیں ورنہ نماز صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ:- اگر تحری کر کے یعنی دل میں سوچ جما کر ایک جانب رُخ کر کے نماز شروع کر دیا۔ پھر دل اس بات پر جم گیا کہ قبلہ اس جانب نہیں بلکہ اس جانب ہے تو فوراً بلا تاخیر گھوم جانا واجب ہے۔ اگر تین بار سبحان اللہ کی مقدار ٹھہرا رہ گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔[1]

مسئلہ:- پانی پر چلتی کشتی یا چلتے جہاز پر نماز ہو جاتی ہے لیکن تحریمہ باندھتے وقت منہ قبلہ کی جانب رکھے پھر جیسے جیسے کشتی یا جہاز گھومے یہ بھی اپنا منہ قبلہ کی طرف کرتا رہے۔ نماز بلا کراہت ہو جائے گی۔ بعد میں نماز دہرانا نہیں پڑے گا۔ یہی مسئلہ ہوائی جہاز کا بھی ہے۔

مسئلہ:- دل میں سوچ کر کے کہ یہی قبلہ ہے اور نماز پڑھ لی پھر پتا چلا کہ میں نے قبلہ کی جانب منہ کر کے نماز نہیں پڑھی بلکہ غیر قبلہ کی طرف منہ تھا۔ تو اب نماز دہرانے کی ضرورت نہیں نماز صحیح اور درست ہو چکی۔[2]

مسئلہ:- نمازی نے بلا عذر قصداً سینہ قبلہ سے پھیر دیا تو اگرچہ فوراً ہی قبلہ کی طرف

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، مطلب مسائل التحری فی القبلۃ، ج:۲، ص:۱۴۳.

(۲) تنویر الابصار، کتاب الصلاۃ، ج:۲، ص:۱۴۳.

ہوگیا، نماز فاسد ہوگئی، اور اگر بلا قصد سینہ قبلہ سے پھر گیا اور تین بار سبحان اللہ کی مقدار سے پہلے ہی قبلہ کی طرف ہوگیا تو نماز ہوجائے گی۔ (۱)

مسئلہ:- نمازی کا اگر صرف منہ قبلہ سے پھرا یا پھیرا اور فوراً بلا تاخیر قبلے کی طرف ہوگیا تو نماز ہوجائے گی۔ لیکن اگر بلا عذر ایسا کیا تو نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہوگی۔

مسئلہ:- چلتی ٹرین یا بس پر نماز نہ ہوگی۔ اگر کسی نے پڑھ لی تو بعد میں اس کا اعادہ واجب، نماز ذمہ سے ساقط نہ ہوگی۔

مسئلہ:- کشتی یا جہاز اگر دریا کے کنارے کھڑا ہے اور ٹھہرا ہوا ہے تو اس پر نماز جائز ہے اور حرکت کرتا رہتا ہے اور ایسی جگہ ہے کہ زمین پر اترنا ممکن ہو تو اب نماز جائز نہیں۔

مسئلہ:- چلتی ٹرین یا بس پر نماز پڑھی تو بعد میں اس کا اعادہ کرنا ہوگا۔

---

(۱) البحر الرائق، کتاب الصلاۃ، باب شروع الصلاۃ، ج:۱، ص:٤٧٩.

وقت کا بیان

ہر نماز کے لیے ایک وقت متعیّن ہے جس نماز کا جو وقت ہے وہ نماز اسی وقت میں ادا کی جائے ورنہ نماز نہ ہوگی۔

(۱)-فجر کا وقت صبح صادق سے لے کر طلوعِ شمس تک ہے۔

مسئلہ:- صبح صادق سے پہلے کسی نے فجر کی نماز پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔ یوں ہی سورج نکلنے کے بعد پڑھی جب بھی نہ ہوگی۔ ہاں سورج خوب روشن ہوجائے تب پڑھے تو ادا نہیں بلکہ قضا ہوکر نماز ہوجائے گی۔ اور اگر نماز پڑھ رہا تھا کہ سورج نکل آیا تو نماز نہ ہوگی۔

صبح صادق اس روشنی کو کہتے ہیں جو پورب کی جانب سورج نکلنے کی جگہ سے نمودار ہوتی ہے اور بڑھتے بڑھتے پورے آسمان پر پھیل جاتی ہے اور زمین پر اجالا نظر آنے لگتا ہے۔

(۲)-ظہر کا وقت سورج ڈھلنے کے بعد سے لے کر اس وقت تک ہے کہ ہر چیز کا سایہ، اس کے سایۂ اصلی کے علاوہ اس کے دو برابر ہوجائے۔

مسئلہ:- کسی نے وقتِ زوال میں نماز ظہر پڑھی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- کسی نے نماز ظہر ایسے آخری وقت میں شروع کی کہ کچھ رکعتیں عصر کے وقت میں پڑھی تو نماز ہوجائے گی اور ادا ہوگی۔ بس اگر صرف تحریمہ بھی ظہر کے وقت میں پالیا گیا اور بقیہ نمازیں عصر کے وقت میں پڑھی تب بھی نماز ہوجائے گی۔

مسئلہ:- ظہر اور عصر کے درمیان کوئی مکروہ وقت نہیں۔

(۳)-عصر کا وقت ظہر کے بعد سے لے کر غروب شمس تک ہے۔

مسئلہ:- ابھی عصر کا وقت شروع نہیں ہوا کہ کسی نے نماز شروع کردی یا پڑھ لی تو نماز نہیں ہوگی۔

مسئلہ:- عصر کی نماز عصر کے وقت ہی میں شروع کی اور پڑھتے پڑھتے مغرب کا

مکروہ اوقات: مکروہ اوقات تین ہیں: ان اوقات میں کوئی نماز سوائے اسی دن کے عصر کی جائز نہیں۔ نہ فرض نہ سنت، نہ نفل، نہ واجب، نہ قضا۔ وہ تینوں اوقات مندرجہ ذیل ہیں۔

(۱)۔ سورج نکلنے کا وقت: اتنی دیر تک کہ آنکھ بلا تکلف اس پر ٹکتی رہے۔ جب تک نگاہ ٹکتی رہے تب تک مکروہ وقت رہے گا۔

(۲)۔ سورج ڈوبنے کے قریب کا وقت: اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب سے نگاہ سورج پر ٹھہرنے لگے پھر غروب تک وقت مکروہ ہی رہتا ہے۔

(ف) یہ دونوں مکروہ وقت تقریباً بیس منٹ رہتے ہیں۔ یعنی طلوع کے بعد بیس منٹ صبح کو اور سورج ڈوبنے سے پہلے کے بیس منٹ۔

(۳)۔ نصف النہار کا وقت: یہ مکروہ وقت سورج ڈھلنے تک رہتا ہے۔

مسئلہ:- ان مکروہ اوقات میں اگر جنازہ تیار ہوجائے تو بلا کراہت نمازِ جنازہ ادا کی جاسکتی ہے۔ لیکن اگر پہلے سے تیار ہے اور تاخیر کرتے کرتے وقت مکروہ آگیا، تو اب نماز جنازہ اگر اسی وقت پڑھیں گے ادا تو ہوجائے گی لیکن کراہت کے ساتھ۔ (۱)

مسئلہ:- ان مکروہ اوقات میں اگر قضا نماز شروع کردی تو واجب ہے کہ توڑ دے۔ اور اگر پڑھ ہی ڈالی تو قضا ذمے سے ساقط تو ہوجائے گی لیکن پڑھنے والا گنہگار ہو گا۔

مسئلہ:- قرآن مجید تلاوت کر رہے تھے کہ کرتے کرتے وقت مکروہ آگیا اور اسی وقت مکروہ میں آیت سجدہ پڑھی تو فوراً آیت سجدہ نہ کرے تاخیر کردے جب وقت مکروہ ختم ہوجائے تب کرے، اور اگر اسی وقت کرلیا تو بھی جائز ہے۔ اور اگر وقت غیر مکروہ میں آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ وقت مکروہ میں کیا تو یہ مکروہ تحریمی ہو گا جس کا اعادہ واجب۔ (۲)

مسئلہ:- نفل نماز شروع کردینے سے واجب ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اگر کسی نے وقت مکروہ میں نفل نماز شروع کردی تو اس کے لیے واجب ہے کہ توڑ دے پھر وقت صحیح میں اسے ادا کرے۔

---

(۱) عالم گیری، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی المواقیت، الفصل الثالث، ج:۱، ص:۵۲./ درمختار، کتاب الصلاۃ، مطلب: یشترط العلم بدخول الوقت، ج:۲، ص:۴۳.

(۲) عالم گیری، کتاب الصلاۃ، الباب الاول فی المواقیت، ج:۱، ص:۵۲.

فرض نمازوں کا بیان

فرض نماز ادا کرنے کے لیے فرض کی نیت کرنا بھی ضروری ہے۔مطلق نماز پڑھنے کی نیت سے پڑھیں گے اور فرضیت کا تصور نہیں تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔دل میں طے کرلی کہ میں فرض پڑھنے جا رہاہوں یہی کافی ہے زبان سے نیت کرنا ضروری نہیں،ہاں مستحب ہے۔

مسئلہ:- نیت میں تعدادِ رکعات کی ضرورت نہیں۔اگر زبان سے نیت کر رہا ہے اور غلطی سے ظہر کی نیت کرنے میں فجر نکل گیا یا چار رکعت کے بجائے تین رکعت منہ سے نکل گیا اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا،نماز ہوجائے گی لیکن دل میں وہی نماز ہو جس کو پڑھنے جارہا ہے۔(۱)

مسئلہ:- نیت کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا سنت ہے۔ نیت اور تحریمہ کے بیچ میں کوئی اجنبی کام نہیں ہونا چاہیے ورنہ نیت بے کار ہوجائے گی۔

مسئلہ:- اللہ اکبر بیٹھے بیٹھے کہا اور کھڑے ہوکر ہاتھ باندھ لیا تو نماز شروع نہ ہوگی۔اللہ اکبر کھڑے ہوکر ہی کہنا ضروری ہے۔

مسئلہ:- امام کو رکوع میں دیکھا جلدی سے تکبیر تحریمہ کہتا ہوا رکوع میں چلا گیا اور تکبیر ہاتھ کے گھٹنے تک پہنچنے پر ختم کی،تو نماز نہ ہوگی۔ہاتھ کے گھٹنے تک پہنچنے سے پہلے تکبیر کا ختم ہونا ضروری ہے۔بعض لوگ جلدی میں ایسا کرلیتے ہیں ان کی نماز نہیں ہوگی انھیں پھر دوبارہ نماز پڑھنا واجب۔(۲)

---

(۱) الدر المختار و ردالمحتار، کتاب الصلاۃ، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ، مطلب فی حضور القلب والخشوع، ج:۲، ص:۱۱۹.

(۲) عالم گیری، کتاب الصلاۃ، الباب الرابع، فی صفۃ الصلاۃ، الفصل الاول، ج:۱، ص:۶۹.

وقت آگیا، یعنی سورج ڈوبنے کے بعد مکمل کیا تو نماز ہوجائے گی۔ یہ مسئلہ صرف اسی دن کی عصر کی نماز کے لیے ہے۔ ورنہ سورج ڈوبنے سے پہلے وقتِ مکروہ رہتا ہے اس میں کوئی نماز شروع کرنا ہی جائز نہیں۔

مسئلہ:- بعض لوگ جب سورج ڈوبنے کے قریب ہوتا ہے نماز عصر قضا کر دیتے ہیں کہ اب پڑھنا بیکار ہے ابھی مغرب کا وقت آجائے گا۔ یہ غلط ہے، بلکہ اگر کچھ بھی سورج ڈوبنے کو باقی ہے نماز عصر شروع کر دینا چاہیے اور پوری کرنا چاہیے اگرچہ مغرب کے وقت میں بھی کچھ پڑھنا پڑے، نماز ہوجائے گی۔ قضا نہیں کرنا چاہیے۔

(۴)- مغرب کا وقت غروبِ شمس یعنی سورج ڈوبنے کے بعد سے لے کر شفق ختم ہونے تک ہے۔

شفق:- اس روشنی کو کہتے ہیں جو سورج کی سرخی ختم ہونے کے بعد پچھم کی جانب نمایاں رہتی ہے۔

مسئلہ:- سورج ڈوبنے سے پہلے اگر نماز مغرب کی نیت باندھ لی تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- مغرب کا وقت بہت تھوڑا سا باقی رہ گیا ہے کسی نے نماز مغرب کے فرض کی نیت باندھ لی اور ختم عشا کے وقت میں کیا تو نماز ہوجائے گی۔

مسئلہ:- مغرب اور عشا کے درمیان کوئی مکروہ وقت نہیں۔

مسئلہ:- مغرب کا وقت ہمارے شہروں میں زیادہ سے زیادہ ایک گھنٹہ ۱۸؍ منٹ یا ایک گھنٹہ ۳۵؍ منٹ رہتا ہے۔[۱]

مسئلہ:- جب وقت تنگ رہے تو صرف فرض جلدی سے ادا کرلینا چاہیے ورنہ ہوسکتا ہے سنتوں میں مصروف ہونے سے فرض قضا ہوجائے۔

(۵)- عشا کا وقت شفق غائب ہونے کے بعد سے لے کر صبح صادق کے طلوع ہونے تک ہے۔ وتر کا بھی وقت وہی ہے جو عشا کا وقت ہے۔ لیکن عشا وتر سے پہلے پڑھی جائے گی۔

مسئلہ:- عشا اور وتر میں ترتیب فرض ہے۔ یعنی اگر کسی نے پہلے وتر پڑھ لی بعد میں

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، کتاب الصلاۃ، باب الأوقات، ج:۵، ص:۱۵۳.

واجباتِ نماز:-

مندرجہ ذیل چیزیں ہر نماز میں واجب ہیں خواہ وہ فرض ہوں یا واجب، سنت ہوں یا نفل۔

(۱)- لفظ اللہ اکبر سے نیت باندھنا۔

(۲)- الحمد یعنی سورۂ فاتحہ مکمل پڑھنا، یعنی اس کی ہر ہر آیت بلکہ ہر ہر لفظ کو پڑھنا واجب ہے۔

(۳)- فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور وتر سنت نفل کی تمام رکعتوں میں الحمد شریف کے بعد سورہ ملانا۔ یعنی ایک چھوٹی سورہ یا تین آیتیں۔ یا ایک ہی آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو، یا دو ایسی آیتیں جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو۔

(۴)- الحمد کا سورت سے پہلے ہونا اور ایک ہی بار ہونا واجب ہے۔

(۵)- الحمد اور سورت کے درمیان کوئی اجنبی جملہ نہ کہنا۔

نوٹ:- الحمد کے بعد آمین کہنا اور سورہ پڑھنے کے لیے بسم اللہ پڑھنا اجنبی جملہ نہیں ہے۔

(۶)- قرأت ختم ہونے کے فوراً بعد رکوع کرنا۔

(۷)- ایک سجدہ کے بعد فوراً دوسرا سجدہ کرنا، بیچ میں کوئی رکن فاصل نہ ہو۔

(۸)- قومہ یعنی رکوع کے بعد فوراً کھڑا ہونا۔

(۹)- جلسہ یعنی دونوں سجدہ کے درمیان سیدھا بیٹھنا۔

(۱۰)- قعدہ اولیٰ اگرچہ نفل ہو یا سنت یا واجب۔

(۱۱)- فرض اور وتر اور سنت موکدہ کے قعدہ اولیٰ میں تشہد کے بعد کچھ نہ پڑھنا۔

(۱۲)- دونوں قعدوں میں یعنی قعدہ اولیٰ اور قعدہ اخیرہ میں پورا تشہد پڑھنا۔

(۱۳)- نماز ختم کرتے وقت لفظ السلام دو بار کہنا۔ لفظ علیکم واجب نہیں۔

(۱۴)- وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔

(۱۵)- دعائے قنوت پڑھنے کے لیے اللہ اکبر کہنا۔

(۱۶)- عیدین میں چھ زائد تکبیریں۔

(۱۷)- عیدین میں دوسری رکعت میں رکوع کی تکبیر، اور وہ بھی لفظ اللہ اکبر سے ہونا۔

فرائض نماز:-

نماز فرض ہو یا واجب یا سنت سب میں سات چیزیں فرض ہیں کہ ان میں سے ایک بھی اگر نہ پایا جائے تو نماز باطل۔ سجدہ سہو وغیرہ سے بھی نماز کو باقی نہیں رکھا جا سکتا۔

وہ سات فرائض یہ ہیں: (۱)- تحریمہ (۲)- قیام (۳)- قرأت (۴)- رکوع (۵)- سجدہ (۶)- قعدہ اخیرہ (۷)- خروج بصنعہ۔

تحریمہ کا بیان مختصر اوپر گزرا۔ قیام: سیدھا کھڑا ہونا اتنی دیر تک جتنی قراءت فرض ہے۔ دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کا فاصلہ سنت ہے۔

قرأت: قرآن مجید کے اتنے الفاظ جس میں دو یا دو سے زائد کلمات ہوں پڑھنا فرض۔

مسئلہ:- کسی نے اگر اتنی ہی دیر تک قیام کیا کہ دو یا دو سے زائد قرآن مجید کے کلمات پڑھا۔ فرضیت تو ادا ہو جائے گی، لیکن واجب چھوڑنے کی بنیاد پر گنہگار ہوا۔ نماز پھر سے واجب کی ادائیگی کے ساتھ پڑھنا ہو گا۔

رکوع: مطلق جھکنا فرض ہے یعنی اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنے تک پہنچ جائے، اور پورا رکوع یہ ہے کہ اتنا جھک جائے کہ پیٹھ بالکل سیدھی ہو جائے اور نگاہ قدم پر ہو۔

سجدہ: پیشانی کا زمین پر جمنا اور پاؤں کی ایک انگلی کا پیٹ زمین سے لگنا فرض ہے۔[۱]

قعدۂ اخیرہ: نماز کی رکعتیں پوری کرنے کے بعد اتنی دیر تک بیٹھنا کہ پوری التحیات پڑھی جا سکے۔ فرض ہے۔

خروج بصنعہٖ: قعدہ اخیرہ کے بعد کوئی ایسا کام کرنا جو نماز کے منافی ہو جیسے سلام کرنا یا بات چیت کر لینا یا ہنس دینا۔

مسئلہ:- اوپر جو فرائض بیان کیے گئے ان کے کر لینے سے فرضیت ادا ہو جائے گی لیکن نماز کی کامل صحت کے لیے واجبات نماز کی ادائیگی لازم اور ضروری ہے۔

---

(۱) الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج:۲، ص:۱۶۸، ۲۴۹، ۲۵۱/ الفتاویٰ الرضویۃ، ج:۷، ص:۳۶۳، ۲۷۶.

سجدۂ سہو کا بیان

قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بلکہ درود شریف بھی پڑھ لے تو بہتر ہے۔ دونوں پڑھنے کے صرف داہنی طرف سلام پھیرے اور اس کے بعد پھر از سر نو تشہد، درود اور دعائے ماثورہ سب پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز ختم کرے۔ یہی سجدۂ سہو کہلاتا ہے۔

مسئلہ:- فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اگر سورہ ملانا بھول گیا اور سجدہ میں یاد آیا تو واپس نہ ہو بلکہ قعدہ اخیرہ میں پہنچ کر سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:- وتر، سنت نفل کی کسی بھی رکعت میں اگر سورہ ملانا بھول گیا، تو اگر رکوع میں یاد آجائے تو لوٹ کر کھڑا ہو جائے اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے اور اخیر قعدہ میں سجدہ سہو کرلے۔ اور اگر سجدہ میں یاد آیا تو اب نہ لوٹے صرف قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کرلے نماز ہو جائے گی۔(۱)

مسئلہ:- فرض کی اخیر دو رکعتوں میں (جب کہ چار رکعتی فرض ہو) صرف سورہ فاتحہ پڑھنا تھا لیکن بھول کر سورہ بھی ملا دیا تو اس سے کوئی حرج نہیں نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔ البتہ اگر امام ہے تو اس کے لیے یہ خلافِ اولیٰ بلکہ مکروہ ہوگا۔(۲)

مسئلہ:- فرض چار رکعتی ہے تو اخیر کی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کی مقدار کھڑا رہنا واجب سورۂ فاتحہ پڑھنا واجب نہیں بلکہ افضل ہے کہ خاموش نہ رہے سورۂ فاتحہ پڑھ لے۔(۳)

مسئلہ:- چار رکعتی فرض ہے پہلے قعدہ میں بیٹھنا بھول گیا، تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا تو واپس نہ لوٹے بلکہ قعدہ اخیرہ میں سجدۂ سہو کرلے۔ ہاں اگر کھڑا ہونا چاہ رہا تھا بالکل کھڑا نہیں ہوا تھا بلکہ بیٹھنے کے قریب تھا تو بیٹھ جائے اور اب سجدۂ سہو کی بھی ضرورت نہیں نماز ہو جائے گی۔

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٣٨، باب سجود السهو.

(۲) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٤٧، باب سجود السهو.

(۳) الدر المختار، کتاب الصلاة، ج:۲، ص:۲۷۰.

نوٹ:- تمام نمازوں میں تکبیر تحریمہ اور وتر میں تکبیر قنوت کے علاوہ تمام تکبیریں خواہ رکوع کی ہوں یا سجدہ کی یا قیام کی سب کے سب سنت ہیں واجب نہیں۔ نیز ان میں سے کسی میں رفع یدین یعنی ہاتھ اٹھانا صحیح نہیں۔ ان تکبیروں کو تکبیرات انتقال بھی کہا جاتا ہے۔

(۱۸)- ہر جہری نماز میں امام کے لیے جہر کے ساتھ قرأت کرنا واجب ہے اور غیر جہری میں آہستہ۔

(۱۹)- رکوع کا ہر رکعت میں ایک ہی بار ہونا، اور سجدہ دو بار ہونا۔

(۲۰)- دوسری رکعت سے پہلے قعدہ نہ کرنا۔

(۲۱)- چار رکعت والی نماز میں تیسری پر قعدہ نہ ہونا۔

(۲۲)- آیت سجدہ پڑھی تو سجدۂ تلاوت کرنا۔

(۲۳)- دو فرض یا دو واجب یا فرض و واجب کے درمیان تین بار سبحان اللہ کی مقدار وقفہ نہ ہونا۔

(۲۴)- امام جب قرأت کرے بلند آواز سے یا آہستہ تو مقتدی کا چپ رہنا واجب ہے۔

(۲۵)- قرأت کے علاوہ تمام واجبات میں امام کی پیروی کرنا۔

(۲۶)- سجدے میں ہر پاؤں کی تین تین انگلیوں کے پیٹ زمین سے لگنا واجب ہے۔[1]

(۲۷)-تعدیل ارکان یعنی رکوع، سجدہ، قومہ، جلسہ میں کم از کم ایک بار سبحان اللہ کی مقدار ٹھہرنا۔

مسئلہ:- فرض کی تاخیر ہوجائے یا کسی فرض کو بعد میں کرنا تھا پہلے کر دیا یا کوئی واجب چھوٹ گیا، تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٤٤١، باب مکروهات الصلاة.

مسئلہ:- چار رکعتی فرض ہے تو قعدۂ اولیٰ میں التحیات پڑھ کر فوراً کھڑا ہونا واجب تھا لیکن بھول کر درود شریف شروع کر دیا تو اگر اللھم صل علیٰ تک کہا ہے اور تیسری رکعت کے لیے اٹھ گیا تو سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں نماز بلا کراہت ہو جائے گی۔ اور اگر اللھم صل علیٰ محمد تک یا اس سے بھی آگے بڑھ گیا پھر کھڑا ہوا تو اب سجدۂ سہو واجب ہے بے اس کے نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ:- وتر میں دعائے قنوت بھول گیا رکوع میں چلا گیا تو اب لوٹنے کی ضرورت نہیں بس قعدہ اخیرہ میں سجدہ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:- وتر میں دعائے قنوت تو پڑھا لیکن اس کے پہلے تکبیر کہنا بھول گیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔

مسئلہ:- ہر پیر کی تین تین انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا واجب ہے۔ اگر کسی سجدے میں چار یا پانچ ہی انگلی لگی تو سجدہ سہو واجب ہے۔[1]

نوٹ:- اس مسئلے میں لوگ بہت غفلت کرتے ہیں احتیاط لازم ہے۔

مسئلہ:- نماز میں سورتوں کو بالترتیب پڑھنا واجب ہے یعنی الٹا پڑھنا حرام ہے کہ پہلے تبت یدا پھر اذا جاء. لیکن کسی نے اگر ایسا پڑھ دیا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں۔ نماز بغیر سجدہ سہو ہی کے ہو جائے گی البتہ پڑھنے والا گنہگار ہو گا، توبہ کرے اور آئندہ خیال رکھے۔

مسئلہ:- تعدیلِ ارکان واجب ہے یعنی اطمینان و سکون کے ساتھ ہر رکن کو ادا کرنا اگر کسی نے جلدی جلدی ادا کر دیا تو اس سے سجدۂ سہو واجب نہیں بس کرنے والا گنہگار ہو گا۔

مسئلہ:- جہری نماز ہے۔ امام نے بھول کر آہستہ سے پڑھنا شروع کر دیا اور ایک آیت کی مقدار پڑھ لیا تو سجدۂ سہو واجب ہے۔ بغیر اس کے نماز صحیح نہ ہو گی۔ اور اگر ایک آیت کی مقدار سے کم پڑھا تو نماز بغیر سجدۂ سہو کے ہو جائے گی۔

جتنا آہستہ پڑھ لیا ہے اب اس کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اب اس کے آگے پڑھے اور قعدہ اخیرہ میں پہنچ کر سجدۂ سہو کر لے نماز ہو جائے گی۔

مسئلہ:- اگر قصداً کسی نے جہری میں آہستہ پڑھا اگرچہ ایک ہی آیت یا آہستہ پڑھنے

(۱) الرد المحتار، ج:۲، ص:۱۳۵، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ.

والی نماز تھی بلند آواز سے قصداً پڑھ دیا تو اب نماز سجدۂ سہو سے بھی نہ ہوگی۔ بلکہ دوبارہ از سر نو پڑھنا واجب ہوگا۔

مسئلہ:- کسی بھی واجب کو اگر قصداً چھوڑا یا کسی فرض کو قصداً آگے پیچھے کیا تو سجدۂ سہو سے بھی نماز نہ ہوگی۔ اس نماز کو از سر نو پڑھنا ہوگا۔

مسئلہ:- ثنا پڑھنے کے بعد اگر تین بار سبحٰن اللہ کی مقدار ٹھہرا رہا یا الحمد پڑھنے کے بعد تین بار سبحٰن اللہ کی مقدار سوچتا رہا کہ کیا پڑھوں تو سجدہ سہو واجب، سجدۂ سہو کرلے گا تو نماز صحیح ہو جائے ورنہ اعادہ کرنا ہوگا۔

مسئلہ:- امام قرأت شروع کردے تو مقتدیوں کو خاموش ہو کر سننا واجب ہے ثنا نہیں پڑھا ہے تو اب نہ پڑھے۔

مسئلہ:- سجدۂ سہو واجب نہ تھا لیکن ناجانکاری اور جہالت میں سجدۂ سہو کرلیا تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی نماز ہو جائے گی۔ (۱)

مسئلہ:- سجدۂ سہو کے لیے صرف ایک سلام ہے گر دونوں طرف قصداً پھیر دیا اور سجدۂ سہو کیا تو صحیح نہ ہوگا۔ نماز دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا۔ اور اگر دونوں طرف سلام بھول کر پھیر دیا تو سجدۂ سہو ساقط ہو جائے گا اور گناہ لازم۔ (۲)

مسئلہ:- قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا اور یاد آگیا تو لوٹ آئے یعنی فوراً بیٹھ جائے۔ یوں ہی اگر رکوع میں یاد آجائے جب بھی بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے بغیر بھی سجدۂ سہو کر سکتا ہے جب کہ کھڑے ہو کر فوراً لوٹ آیا ہو، التحیات پڑھ کر سجدۂ سہو کرے اور سجدۂ سہو کے بعد جس طرح نماز پوری کی جاتی ہے پوری کرے۔ (۳)

مسئلہ:- قعدہ اخیرہ میں التحیات کے بعد بھول کر کھڑا ہو گیا اور پھر رکوع کے ساتھ ساتھ سجدہ بھی کرلیا تو اب وہ نماز باطل ہو گئی۔ پھر سے پڑھنا پڑے گا۔

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص: ٦٢٤، باب سجود السهو.
(۲) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٤٧/ درمختار، ج:۲، ص:٥٤١.
(۳) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٣٣.

مسئلہ:- تکبیر تحریمہ کے علاوہ اگر کوئی تکبیر جیسے رکوع، سجدہ، قعدہ وغیرہ کی تکبیریں چھوٹ گئیں یا امام نے آہستہ سے کہا تو اس سے نماز میں خرابی نہیں آتی۔ اس سے سجدۂ سہو کی ضرورت نہیں پڑتی، نماز ہو جاتی ہے۔

مسئلہ:- سمع اللہ لمن حمدہ کی جگہ امام نے اللہ اکبر کہہ دیا، اس سے بھی نماز پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔

امام اور مقتدی کے مسائل

امام کو سنی صحیح العقیدہ مسلمان ہونا لازم ہے ورنہ نماز سِرے سے ہوگی ہی نہیں۔ یوں ہی نابالغ پاگل کے پیچھے بھی نماز نہیں ہوتی۔

مسئلہ:- امام سنی صحیح العقیدہ بالغ عاقل ہے لیکن فاسق ہے داڑھی منڈا ہے تو اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہوگی بعد میں لوٹانا واجب ہوگا۔

مسئلہ:- امام در میں کھڑا ہو تو امام اور مقتدی سب کی نماز مکروہ ہوگی۔

مسئلہ:- امام سے پہلے اگر رکوع یا سجدہ یا کوئی رکن ادا کیا تو نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- امام ابھی سجدے میں ہے یا رکوع میں ہے اور مقتدی نے سر اٹھا لیا تو واجب ہے کہ پھر سجدے یا رکوع میں لوٹ جائے ورنہ گنہگار ہوگا۔

مسئلہ:- امام کے پیچھے چار رکعتی فرض پڑھ رہا ہے۔ قعدہ اولیٰ میں التحیات کے بعد بھول سے درود شریف پڑھنے لگا تو اگرچہ اللھم صل علیٰ محمد یا اس سے زیادہ پڑھ ڈالا۔ سجدۂ سہو واجب نہیں اس وقت امام کا پابند رہے گا۔

مسئلہ:- امام نماز پڑھا رہا ہے کوئی مقتدی بعد میں آیا تو جس حال میں بھی امام کو پائے نماز میں شریک ہو جانا چاہیے۔ یہ انتظار نہ کرے کہ جب سجدے سے سر اٹھائے گا تو شریک ہوں گا۔

مسئلہ:- امام کو اگر رکوع میں پا لیا تو وہ رکعت شمار کی جائے گی۔ اور اگر سجدے میں پایا تو وہ رکعت شمار نہ ہوگی۔

مسئلہ:- امام جب قرأت کرے تو بالکل خاموش ہو کر سننا واجب ہے۔ اس وقت کچھ بھی نہ پڑھے۔ اگر بعد میں شریک ہوا ہے تو جب اپنی چھوٹی رکعتیں پڑھنا شروع کرے تو چھوٹی ہوئی ثنا پڑھ سکتا ہے لیکن ضروری نہیں۔

مسئلہ:- امام چار رکعتی فرض پڑھا رہا ہے۔ کوئی مقتدی بعد میں آکر دوسری رکعت

میں شریک ہوا۔ تو اب امام کے دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور سورۂ فاتحہ پھر کوئی سورہ ملا کر ایک رکعت یا زیادہ چھوٹ گئی تو وہ پڑھے قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد خاموش نہ رہے بلکہ اشھد ان لَّا اِلٰهَ الا الله و اشهد ان محمدا عبده و رسوله کی تکرار کرتا رہے یعنی امام کے سلام پھیرنے کے وقت تک یہی بار بار پڑھتا رہے۔ (۱)

مسئلہ:- جس مقتدی کی دو رکعت چھوٹ گئی تو وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوراً کھڑا ہو کر دونوں چھوٹی رکعتوں کو پورا کرے اور یہ دونوں رکعتیں بھری پڑھے گا۔ یعنی سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورہ یا تین آیتیں۔

مسئلہ:- جس مقتدی کی تین رکعتیں چھوٹ گئیں وہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد فوراً کھڑا ہو گا اور اپنی تین چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کرے گا، اس طرح کہ کھڑے ہو کر فوراً ایک رکعت بھری پڑھ کر قعدہ کرے گا صرف التحیات پڑھ کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر ایک رکعت بھری پڑھ کر رکوع، سجدہ کر کے پھر کھڑا ہو جائے گا اب یہ اخیر کی ایک رکعت خالی پڑھ کر قعدہ اخیرہ کرے گا اور سلام پھیر کر نماز ختم کر دے گا۔

مسئلہ:- امام پر سجدۂ سہو نہیں تھا لیکن جہالت میں اس نے سجدۂ سہو کر لیا۔ اب اگر اس سجدۂ سہو کے بعد کوئی مقتدی شریکِ نماز ہو گا تو اس کی نماز نہ ہو گی۔ البتہ امام صاحب کی اور پہلے سے جو مقتدی تھے ان کی نماز ہو جائے گی۔ (۲)

مسئلہ:- وہ مقتدی جو بعد میں نماز میں شریک ہوا یعنی زیادہ رکعتیں چھوٹ گئیں تو اگر امام سجدۂ سہو کا سلام پھیرے تو اس مقتدی کو امام کے ساتھ سلام نہیں پھیرنا چاہیے صرف سجدوں میں شریک ہو۔ اگر وہ بھی امام کے ساتھ قصداً سلام پھیر دے گا تو اس کی نماز نہ ہو گی۔ (۳)

مسئلہ:- بعد میں شریک ہونے والا مقتدی سجدۂ سہو کے سلام میں یا اخیر والے سلام میں قصداً تمام مقتدیوں کے ساتھ شریک ہو گیا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ لانه وقع

---

(۱) عالم گیری، الباب الخامس فی الامامة، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ص:۹۱، ج:۱.

(۲) فتاویٰ رضویه، ج:۳، ص:۶۳۴، باب السجود السهو.

(۳) فتاویٰ رضویه، ج:۳، ص:۳۹۴.

خلال صلاته مناف للصلوٰۃ ۱۲۔ اس مسئلہ کی صورت یہ ہوگی مثلاً امام قعدہ اولیٰ بھول گیا تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہوا کہ ایک نیا مقتدی نماز میں شریک ہوا تو امام جب چوتھی رکعت میں سجدۂ سہو کے لیے سلام پھیرے تو اس نئے مقتدی کو سلام پھیرنے میں اقتدا نہیں کرنا ہے ہاں سجدۂ سہو کرنے میں اقتدا کرے گا اگر سلام میں بھی اقتدا کرے گا تو مقتدی کی نماز جاتی رہے گی۔ (۱)

مسئلہ:- بعد میں شریک ہونے والے مقتدی نے اگر بھول کر امام کے ساتھ سجدۂ سہو کا سلام پھیر دیا تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہ آئے گی اور نہ اس پر اس کی اخیر رکعت میں سجدۂ سہو واجب ہوگا۔ (۲)

مسئلہ:- امام کے پیچھے نماز پڑھ رہا ہے اور مقتدی سے کوئی واجب چھوٹ گیا تو اس پر سجدۂ سہو واجب نہیں اور نہ ہی اعادہ۔

مسئلہ:- امام کو ہر نماز میں مقتدی لقمہ دے سکتا ہے فرض ہو یا وتر ہو یا تراویح جہری نماز ہو یا سرّی نماز ہو۔

مسئلہ:- امام قعدۂ اولیٰ میں عادت سے زیادہ دیر لگائے تو مقتدی لقمہ دے سکتا ہے۔

مسئلہ:- امام قعدۂ اولیٰ بھول گیا کھڑا ہونا چاہ رہا تھا کہ مقتدی نے لقمہ دے دیا اور وہ بیٹھ گیا تو سب کی نماز ہوگئی۔ سجدۂ سہو کی بھی حاجت نہیں۔

مسئلہ:- امام قعدۂ اولیٰ بھول گیا اور بالکل سیدھا کھڑا ہو گیا اس کے بعد کسی مقتدی نے لقمہ دیا۔ تو اِس مقتدی کی نماز اسی وقت جاتی رہی۔ اور اگر امام اسی کے لقمہ دینے سے پھر بیٹھ گیا تو سب کی نماز گئی یعنی نہیں ہوئی۔

مسئلہ:- امام قعدۂ اولیٰ بھولا اور کھڑا ہو رہا تھا لیکن ابھی پورا سیدھا نہ کھڑا ہوا تھا کہ کسی مقتدی نے لقمہ دے دیا اور لقمہ دیتے ہی امام پورا سیدھا کھڑا ہو گیا۔ اب اس کے بعد لوٹ پڑا۔ تو اس صورت میں سب کی نماز ہوگئی لیکن مکروہ ہوئی۔ لہٰذا نماز کا اعادہ کرنا ہوگا۔ (۳)

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٣٦، باب السجود السهو.
(۲) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٣٤، باب السجود السهو.
(۳) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٣٢، باب السجود السهو.

مسئلہ:- امام نے ظہر اور عصر کی کسی رکعت میں اگر بلند آواز سے ایک آیت پڑھ دی تو سجدۂ سہو واجب اور مغرب کی تیسری، عشا کی اخیر دو رکعتوں میں بھول کر بلند آواز سے ایک آیت یا اس سے زیادہ پڑھ دیا تو اس میں بھی سجدہ سہو واجب۔ اور اگر ایک آیت سے کم ایک کلمہ دو کلمہ بلند آواز سے نکل گیا تو کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ:- نمازی اگر تنہا پڑھ رہا ہے تو اسے بھی احتیاط لازم کہ ظہر اور عصر میں قرأت بلند آواز سے نہ ہو۔ اگر ایک آیت یا اس سے زیادہ بلند آواز سے نکل جائے تو اس پر سجدۂ سہو واجب ہاں فجر، عشا، مغرب میں ہلکے جہر کی اجازت ہے۔

مسئلہ:- امام اگر ایک ہی سورہ کی تکرار کر دے یعنی پہلی اور دوسری دونوں رکعتوں میں ایک ہی سورہ پڑھ دے تو نماز ہو جائے گی لیکن اگر ایسا بلا ضرورت کرے تو مکروہِ تنزیہی ہے۔

مسئلہ:- بیچ کی سورت چھوڑ کر آگے والی سورہ پڑھنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ بیچ والی سورہ لمبی ہو۔ اور اگر بیچ والی سورت مختصر ہے تو فرض نمازوں میں ایسا کرنا مکروہ تنزیہی ہے۔ (۱)

مسئلہ:- دوسری رکعت کو پہلی رکعت سے لمبی پڑھنا یوں ہی پہلی رکعت کو دوسری سے لمبی کرنا فرض نمازوں میں مکروہ۔ برابر برابر ہونا بہتر ہے۔ البتہ نماز فجر میں بلا کراہت پہلی دوسری دونوں کو لمبی کرنا جائز ہے۔ (۲)

مسئلہ:- امام کو اس کے مقتدی کے علاوہ کوئی غیر یعنی وہ شخص جو اس وقت اس کے پیچھے نماز میں نہ ہو لقمہ دیدے امام لے بھی لے تو امام اور تمام مقتدیوں کی نماز فاسد۔ (۳)

مسئلہ:- التحیات پڑھ رہا تھا کہ امام تیسری رکعت کے لیے کھڑا ہو گیا یا دو رکعت کی نماز تھی امام نے سلام پھیر دیا تو مقتدی بغیر التحیات پوری کیے نہ کھڑا ہو نہ سلام پھیرے۔ (۴)

مسئلہ:- اگر کوئی شخص قعدہ اخیرہ میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے شریک ہو کر بیٹھ

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:۹۹، باب القراءت۔

(۲) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:۱۰۰، باب القراءت۔

(۳) عالم گیری، ج:۱، ص:۹۹۔

(۴) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:۹۹۔

گیا تو جماعت میں شامل مانا جائے گا اور اگر اس کے بیٹھنے سے قبل امام نے سلام پھیر دیا تو شریکِ جماعت نہ مانا جائے گا۔[1]

مسئلہ:- امام تمام مقتدیوں کو لے کر کسی مکروہ تحریمی کی وجہ سے نماز پھر سے پڑھا رہا ہے تو نیا مقتدی اس میں شریک نہیں ہو سکتا۔ (فتاویٰ امجدیہ) اگر شریک ہوگا تو اس کی نماز نہ ہوگی۔

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:۳۱۹.

سنتوں اور نفلوں کے مسائل

سنت دو طرح کی ہوتی ہیں (۱)۔سنت موکدہ (۲)۔سنت غیر موکدہ۔ دونوں کے مسائل میں کچھ جگہوں میں فرق ہے۔ البتہ سنت غیر موکدہ اور نفلوں کے مسائل یکساں ہیں۔[۱]

مسئلہ:- سنتوں اور نفلوں میں مطلق نماز پڑھنے کی نیت کافی ہے۔ البتہ سنتوں کی نیت میں سنتِ رسول اللہ ﷺ کا لحاظ کرلیں تو بہتر ہے۔

مسئلہ:- سنت اور نفل کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے ساتھ ساتھ دوسری سورہ یا کوئی تین چھوٹی آیتیں پڑھنا واجب ہے۔

مسئلہ:- سنتِ غیر موکدہ یا نفل اگر چار رکعت کی پڑھنا ہے تو تیسری رکعت کے شروع میں ثنا، تعوذ، تسمیہ پڑھنا مستحب ہے۔

مسئلہ:- سنت غیر موکدہ اور نفل چار رکعتی ہوں تو قعدۂ اولیٰ میں درود شریف اور دعا پڑھنا مستحب ہے۔ اور اگر دو رکعتی ہیں تو درود شریف سنت ہے۔[۲]

مسئلہ:- سنت موکدہ اگر چار رکعتی ہیں تو قعدۂ اولیٰ میں التحیات کے بعد درود شریف نہیں پڑھا جائے گا۔ اگر کسی نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ علیٰ سے زیادہ بھول کر پڑھ دیا تو سجدۂ سہو واجب اور اس کی تیسری رکعت کے شروع میں ثنا بھی نہیں پڑھا جائے گا۔

سنت فجر:-

فجر کی فرض نماز سے پہلے دو رکعت سنت موکدہ یہ تمام سنتوں میں سب سے اہم ہے۔ فجر

---

(۱) درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، ج:۲، ص:۱۷۰.

(۲) درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صفۃ الصلاۃ، مطلب:سنن الصلاۃ، ج:۲، ص:۱۷۲/ فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٤٦٩.

کی جماعت ہو رہی ہو اگر قعدہ اخیرہ میں بھی جماعت پالینے کا امکان ہو تو سنت فجر پڑھے بغیر جماعت میں شریک نہ ہو۔

مسئلہ:- اگر جماعت ہو رہی ہے اور سنت پڑھنے میں جماعت چھوٹ جانے کا اندیشہ ہے تو سنت ترک کردے۔ پھر سورج نکلنے کے بعد دو پہر سے پہلے پڑھ لے تو بہتر ورنہ کوئی حرج بھی نہیں۔ ہاں فرض اور سنت دونوں نہ پڑھی کہ دن نکل آیا تو اسی دن زوال سے پہلے پہلے اگر پڑھنا ہے تو دونوں پڑھ لے سنت بھی اور فرض بھی۔ لیکن اگر اس دن نہ پڑھ سکے تو اب صرف فرض ہی پڑھنا چاہیے سنت نہیں۔ (۱)

سنت ظہر:-

ظہر کی فرض سے پہلے چار رکعت اور فرض کے بعد دو رکعت سنت موکدہ ہیں۔ اگر مسجد میں جائے اور جماعت ہو رہی ہو تو قبل ظہر کی سنتیں اب بعد میں پڑھے جماعت میں شریک ہو جائے۔ اب بعد جماعت پہلے دو رکعت پڑھے پھر چھوٹی ہوئی چار رکعت سنت موکدہ۔ اگر ایک رکعت پڑھ لی تھی کہ جماعت شروع ہو گئی تو ایک اور پڑھ کر قعدہ کر کے سلام پھیر دے اور جماعت میں شریک ہو جائے، پھر بعد جماعت دو رکعت سنت پڑھنے کے بعد الگ سے چار رکعت سنت موکدہ پڑھے۔ اور جو دو پہلے پڑھا تھا وہ نفل ہو گئی۔

سنت جمعہ:-

جمعہ سے پہلے کی سنت چھوٹ جائے تو بالکل اخیر میں پڑھی جائے پہلے بعد جمعہ والی ادا کی جائے۔

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:۶۱۱، باب ادراك الفريضة.

مسافر اور مقیم کے مسائل

ساڑھے ستاون میل تک کی دوری مسلسل طے کرنا ہو تو سفر شرعی کہلائے گا، اور مسافر پر نمازوں میں قصر واجب ہو جائے گا اور یہ حکم آبادی سے باہر نکلتے ہی لاگو ہو جائے گا اور اس وقت تک لاگو رہے گا جب تک وطن واپس نہ آجائے یا کہیں چودہ دن سے زیادہ قیام کی نیت نہ کرلے۔

مسئلہ:- مسافر پر چار رکعتی فرض دو رکعت پڑھنا واجب ہے۔ اگر پوری چار پڑھے گا نماز تو ہو جائے گی مگر گنہگار ہوگا۔

مسئلہ:- امام مسافر تھا اور اس نے پوری پڑھادی تو مقیم مقتدیوں کی نماز نہیں ہوگی ہاں خود امام اور مسافر مقتدیوں کی ہو جائے گی لیکن امام گنہگار ہوگا۔

مسئلہ:- امام مسافر اور مقتدی مقیم ہو تو امام دو رکعت پر سلام پھیر دے گا اور مقتدیوں کو دو رکعت پوری کرنا ہوگا۔ لیکن ان دو رکعتوں میں مقتدی نہ سورہ فاتحہ پڑھیں گے اور نہ کوئی دوسری سورہ۔ الحمد شریف کی مقدار بالکل خاموش کھڑے رہ کر رکوع کرلیں گے، اگر پڑھیں گے تو نماز تو ہو جائے گی لیکن گنہگار ہوں گے۔ (۱)

مسئلہ:- امام مسافر ہے ایک مقیم مقتدی دوسری رکعت میں شریک ہوا، تو امام کے دوسری رکعت میں سلام پھیرنے کے بعد مقیم مقتدی کھڑا ہو جائے اور سورہ فاتحہ کی مقدار بالکل خاموش رہ کر رکوع میں چلا جائے اور سجدہ وغیرہ کرکے قعدہ میں بیٹھے۔ پھر قعدہ میں تشہد پڑھنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور پھر سورۂ فاتحہ کی مقدار خاموش رہ کر رکوع کرلے پھر سجدہ کے بعد قعدہ کر کے پھر کھڑا ہو جائے اب اس رکعت میں الحمد اور کوئی سورہ بھی پڑھے اور حسب دستور نماز پوری کرے۔ یعنی پہلے دو رکعتیں خاموش پھر تیسری میں قرأت کرے اس صورت میں مقتدی کے کل

---

(۱) درمختار، کتاب الصلاۃ، باب صلاۃ المسافر، ص:٦١٢، ج:٢.

چار قعدہ ہوں گے۔

مسئلہ:- امام مسافر ہے اور کسی مقیم مقتدی نے تشہد میں پایا تو شریک ہو گیا اب امام کے سلام پھیرنے کے بعد اس کو چاروں رکعتیں پڑھنا ہے۔ تو اس کا طریقہ یہ ہو گا کہ پہلے دو رکعت میں خاموش رہے نہ سورہ فاتحہ نہ کوئی دوسری سورہ بلکہ صرف الحمد شریف کی مقدار میں خاموش رہ کر رکوع کرلے۔ اور دو اخیر والی رکعتوں میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی دوسری سورہ بھی ملا کر پڑھے۔ اور حسب دستور نماز پوری کرے۔

مسئلہ:- امام مقیم ہے اور مقتدی مسافر ہے تو اس مقتدی کو اب پوری چار رکعت پڑھنا پڑے گا۔

مسئلہ:- مسافر جس راستے سے سفر کرے گا، قصر کے لیے وہی راستہ معتبر ہو گا۔

مسئلہ:- سفر شرعی طے کر کے وطن اقامت میں آیا تو اگر پندرہ دن کے اندر اندر پھر کہیں جانا ہے اگرچہ دو چار دس کلومیٹر ہی سہی۔ قصر واجب ہو گا۔ ہاں اگر پندرہ دن سے پہلے کہیں نہیں جانا ہے تو اب قصر نہیں پوری پڑھنا ہو گا۔ (۱)

مسئلہ:- سفر شرعی طے کر کے وطن اصلی میں آگیا تو اب چاہے وطن اصلی میں ایک لمحہ ہی رہا ہو سفر شرعی ختم، نماز پوری پڑھنا واجب۔

وطن اصلی:- وہ جگہ ہے جہاں اس کی پیدائش ہے یا اس کے گھر کے لوگ وہاں رہتے ہیں۔ یا وہاں سکونت اختیار کرلی اور یہ ارادہ ہے کہ یہاں سے نہ جائیں گے۔

وطن اقامت:- وہ جگہ ہے کہ مسافر نے وہاں پندرہ دن یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کا ارادہ کیا ہو۔ (۲)

مسئلہ:- حالت سفر میں جو نمازیں قضا ہوئیں، گھر پہنچ کر انھیں دو ہی پڑھنا ہے چار نہیں۔ یوں ہی گھر پہ نمازیں قضا ہوئی تھیں حالت سفر میں پڑھنا چاہتے ہیں تو چار پڑھنا ہو گا۔

مسئلہ:- اسٹیشن جس جگہ آبادی میں ہو وہاں پہنچنے سے مسافر نہ ہو گا بلکہ گاڑی جب

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، باب صلاۃ المسافر، ص:٦٦٠، ج:٣.

(۲) عالم گیری، کتاب الصلاۃ، الباب الخامس عشر فی صلاۃ المسافر، ص:١٤٠، ج:١.

اسٹیشن چھوڑ کر آبادی سے الگ ہوجائے گی تب سفر شرعی شروع ہوگا۔ اسی طرح سفر شرعی سے واپسی میں جب اسٹیشن پر پہنچ گیا تو سفر شرعی ختم۔ نماز پوری پڑھنا ہوگا۔ یہ اس وقت ہے جب کہ اسٹیشن وطن اصلی کا ہو۔

مسئلہ:- مسافر نے چار رکعت پڑھ لی اور قعدہ اولیٰ بھی بھول گیا تو اس کی نماز باطل پھر سے پڑھے اور صرف دو پڑھے۔ ہاں اگر قعدہ اولیٰ کر کے چار پڑھی ہوتی تو نماز ہوجاتی صرف گنہگار ہوتا۔

مسئلہ:- سنتوں نفلوں میں قصر نہیں، ہاں اگر اطمینان و سکون اور فرصت نہ ہو تو بالکلیہ معاف ہیں۔

مسئلہ:- مسافر سفر کا ارادہ متّصل ہو اسی وقت نمازوں میں قصر ہو گا مثلاً کسی کا ارادہ ہے کہ ۵۰ ر کلومیٹر پر قیام کر کے کچھ کام کرے گا پھر ۵۰ ر کلومیٹر جائے گا تو اب وہ مسافر نہ ہوا۔ (۱)

مسئلہ:- آدمی اگر کسی مقام اقامت سے خاص ایسی جگہ کے قصد سے چلے جو وہاں سے تین منزل ہو یعنی سفر شرعی کی مسافت پر ہو تو اس کے مسافر ہونے میں کلام نہیں اگر چہ راہ میں ضمنی طور پر اور مواضع میں بھی دو ایک روز ٹھہرنے کی نیت رکھے۔ (۲)

مسئلہ:- وطن اقامت میں پندرہ دن سے زائد ٹھہرنے کی نیت کر چکا تھا کہ اچانک چودہ دن کے اندر کہیں جانے کا پروگرام بن گیا تو جب تک اس دوسری جگہ کا سفر شروع نہ کر دے مسافر نہ ہو گا یعنی قصر نہ کرے گا۔

---

(۱) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٦١، باب صلاۃ المسافر.

(۲) فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:٦٥٨.

مکروہاتِ نماز

مکروہ دو طرح کا ہوتا ہے: (۱)- مکروہ تحریمی: اس سے نماز کا دہرانا واجب ہوتا ہے۔ اگر نہ دہرائے تو نمازی گنہگار ہوتا ہے۔ (۲)- مکروہِ تنزیہی: کہ اس سے نماز کو دہرانا واجب نہیں ہوتا لیکن ناپسندیدہ ہوتا ہے۔

نیچے مکروہ تحریمی بیان کیے جاتے ہیں۔ نمازیوں کو ان باتوں پر بہت دھیان دینا چاہیے۔ اکثر لوگ غفلت اور لاپرواہی کرتے ہیں۔

(۱)- کپڑے اور داڑھی یا بدن کے ساتھ کھیلنا۔

(۲)- کپڑا سمیٹنا مثلاً سجدے میں جاتے وقت آگے یا پیچھے سے اٹھالینا اگرچہ گرد سے بچانے کے لیے یا بلاوجہ ایسا کرے۔

(۳)- کپڑا یا رومال کندھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔ یہ اس وقت مکروہِ تحریمی ہے جب کہ گلے میں لپیٹے نہ ہو۔

(۴)- آستین، آدھی کلائی سے زیادہ چڑھی ہو یا چڑھالیا ہو۔

(۵)- پاخانہ یا پیشاب زور کا لگا ہو تو اس حال میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۶)- سجدے یا قدم کی جگہ سے کنکریاں ہٹانا مکروہ تحریمی ہے۔ لیکن اگر ہٹائے بغیر سجدہ بطریقہ سنت نہ ہو سکے گا تو ایک بار اجازت ہے۔

(۷)- انگلیاں چٹخانا۔ (۸)- انگلیوں کی قینچی باندھنا۔

(۹)- کمر پر ہاتھ رکھنا۔

(۱۰)- اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا پورا چہرہ پھر جائے یا بعض چہرہ۔

(۱۱)- تشہد کے وقت یا سجدوں کے درمیان جلسہ میں کتوں کی طرح بیٹھنا۔

(۱۲)- سجدہ کرتے وقت دونوں کلائیوں کو زمین پر بچھا دینا یہ صرف مردوں کے لیے مکروہ تحریمی

ہے عورتوں کے لیے نہیں بلکہ ان کے لیے یہی پسندیدہ ہے۔

(۱۳)- کسی کے منہ کے سامنے نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ:- نمازی نماز پڑھ رہا تھا کہ کوئی خود ہی اس کی طرف منہ کر کے بیٹھ گیا تو اس کی نماز مکروہ تحریمی نہ ہوگی البتہ وہ شخص جو منہ کر کے بیٹھا ہے گنہگار ہوگا۔

(۱۴)- کپڑے میں اس طرح لپٹ جانا کہ ہاتھ بھی باہر نہ ہو مکروہِ تحریمی ہے۔

(۱۵)- پگڑی اس طرح باندھنا کہ بیچ سر کھلا ہو مکروہِ تحریمی ہے۔

(۱۶)- ناک، منہ کو کپڑے میں چھپائے رکھنا۔

(۱۷)- بے ضرورت کھانسنا کھنکار نکالنا۔

(۱۸)- بالقصد جماہی لینا لیکن اگر اضطراراً آگئی تو حرج نہیں۔ مگر اس وقت بھی روکنا مستحب ہے۔ جماہی روکنے کے لیے منہ پر ہاتھ رکھ سکتا ہے۔

(۱۹)- جس کپڑے میں جاندار کی تصویر ہو اس کو پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔

(۲۰)- نمازی کے سر پر چھت میں جاندار کی تصویر بنی ہو یا لٹکی ہو یا سجدہ کی جگہ پر ہو تو نماز مکروہ تحریمی ہوگی۔ یوں ہی نمازی کے آگے دائیں بائیں جاندار کی تصویر کا ہونا مکروہِ تحریمی ہے اگر فرش میں ہے اور اس پر سجدہ نہیں تو کراہت نہیں۔

(۲۱)- الٹا قرآن مجید پڑھنا۔

(۲۲)- کرتا ہوتے ہوئے صرف پاجامہ یا لنگی پہن کر نماز پڑھنا۔

(۲۳)- جلدی سے صف کے پیچھے ہی اللہ اکبر کہہ دیا پھر صف میں شامل ہو گیا۔ یہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔

(۲۴)- غصب کی ہوئی زمین یا جُتے ہوئے اور بوئے ہوئے کھیت میں بغیر مالک کی اجازت کے نماز پڑھی تو یہ بھی مکروہ تحریمی ہے۔

(۲۵)- نمازی کے سامنے قبر کا ہونا جب کہ بیچ میں کوئی چیز حائل نہ ہو۔

(۲۶)- کفار کے عبادت خانے میں نماز پڑھنا۔

(۲۷)- الٹا کپڑا پہننا یا الٹا کپڑا اوڑھ کر نماز پڑھنا۔

مسئلہ:- تصویر ذلت کی جگہ میں ہو یا چھپی ہوئی ہے یا اتنی چھوٹی ہے کہ کھڑے ہو کر دیکھنے سے اعضا کی تفصیل کا پتہ نہ چلے تو ایسی جگہ نماز پڑھنے میں کراہت نہیں۔

مسئلہ:- تصویر کا سر اڑا دیا ہو یا مٹا دیا ہو جب بھی کراہت نہیں۔

مسئلہ:- ہاتھ یا بدن یا جیب میں تصویر ہو لیکن چھپی ہوئی ہو تو ان صورتوں میں نماز مکروہ نہیں۔

مسئلہ:- انگریزی وضع کے کپڑوں میں نماز مکروہ ہوتی ہے۔

مسئلہ:- چادر صرف کندھے سے اوڑھنا، سر سے نہ اوڑھنا نماز میں مکروہ تنزیہی ہے۔

مسئلہ:- ساڑی یا دھوتی پیچھے سے بندھی ہو تو نماز مکروہ ہے۔

مسئلہ:- سر پر بغیر ٹوپی کے رومال لپیٹ کر نماز پڑھنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:- ٹخنے سے نیچے لنگی یا پاجامہ پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ از راہ تفاخر ہو تو مکروہِ تحریمی۔

مسئلہ:- ننگے سر نماز اگر بوجہ سستی ہے تو مکروہ ہے اور اگر براہ تواضع ہے تو جائز اور اگر نماز کو ہلکا اور بے قدر سمجھ کر ہو تو کفر۔

مسئلہ:- سامنے یا دائیں بائیں چھوٹا یا بڑا آئینہ ہو تو نماز میں کوئی کراہت نہیں۔

مسئلہ:- نمازی کے آگے سے کوئی گزرے تو نمازی کی نماز میں کوئی خرابی نہیں آتی۔ ہاں گزرنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

مسئلہ:- نمازی کے ٹھیک سامنے اگر کوئی کھڑا ہو یا بیٹھا ہو تو اس کو دائیں بائیں چلے جانے میں کوئی حرج نہیں۔ اس لیے کہ یہ مرور یعنی گزرنا نہیں بلکہ کسی جانب اٹھ کر چلنا ہے۔

وہ بارہ اوقات جن میں نفل پڑھنا مکروہ اور ممنوع ہے

(۱)- صبح صادق کے شروع ہونے سے طلوعِ آفتاب تک۔

(۲)- اقامت نماز سے لے کر ختم جماعت تک۔

(۳)- نماز عصر کے بعد سورج کے پیلا ہونے بلکہ ڈوبنے تک۔

(۴)- سورج ڈوبنے کے بعد سے فرضِ مغرب کے ختم ہونے تک۔

(۵)- جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبۂ جمعہ کے لیے کھڑا ہوا اس وقت سے فرض جمعہ کے ختم ہونے تک۔

(۶)- ہر خطبہ کے وقت خواہ وہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا۔ کسوف واستسقا کا ہو کہ حج و نکاح کا۔

(۷)- نماز عیدین سے پہلے خواہ گھر میں پڑھے یا مسجد میں۔

(۸)- مسجد اور عید گاہ میں نماز عیدین کے بعد۔ ہاں اگر گھر میں عید کی نماز کے بعد نفل پڑھے تو یہ مکروہ نہیں۔ اور یہ حکم زوال سے پہلے کا ہے۔ زوال کے بعد کہیں بھی مکروہ نہیں۔

(۹)- عرفات میں جو ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان کا وقت۔

(۱۰)- مزدلفہ میں مغرب اور عشا کے درمیان۔

(۱۱)- فرض کا وقت بالکل تنگ ہو تو نفل اور سنت سب مکروہ ہیں یہاں تک کہ فجر و ظہر کی سنتیں بھی مکروہ ہیں۔

(۱۲)- پاخانہ، پیشاب یا خروج ریاح کا غلبہ ہونے کے وقت۔

وہ بارہ اوقات جن میں نفل پڑھنا مکروہ اور ممنوع ہے

(۱)- صبح صادق کے شروع ہونے سے طلوعِ آفتاب تک۔

(۲)- اقامت نماز سے لے کر ختم جماعت تک۔

(۳)- نماز عصر کے بعد سورج کے پیلا ہونے بلکہ ڈوبنے تک۔

(۴)- سورج ڈوبنے کے بعد سے فرضِ مغرب کے ختم ہونے تک۔

(۵)- جس وقت امام اپنی جگہ سے خطبۂ جمعہ کے لیے کھڑا ہو اس وقت سے فرض جمعہ کے ختم ہونے تک۔

(۶)- ہر خطبہ کے وقت خواہ وہ جمعہ کا ہو یا عیدین کا۔ کسوف و استسقا کا ہو کہ حج و نکاح کا۔

(۷)- نماز عیدین سے پہلے خواہ گھر میں پڑھے یا مسجد میں۔

(۸)- مسجد اور عید گاہ میں نماز عیدین کے بعد۔ ہاں اگر گھر میں عید کی نماز کے بعد نفل پڑھے تو یہ مکروہ نہیں۔ اور یہ حکم زوال سے پہلے کا ہے۔ زوال کے بعد کہیں بھی مکروہ نہیں۔

(۹)- عرفات میں جو ظہر اور عصر ملا کر پڑھتے ہیں ان کے درمیان کا وقت۔

(۱۰)- مزدلفہ میں مغرب اور عشا کے درمیان۔

(۱۱)- فرض کا وقت بالکل تنگ ہو تو نفل اور سنت سب مکروہ ہیں یہاں تک کہ فجر و ظہر کی سنتیں بھی مکروہ ہیں۔

(۱۲)- پاخانہ، پیشاب یا خروج ریاح کا غلبہ ہونے کے وقت۔

قضانمازوں کے مسائل

قضانماز والے آدمی دو طرح کے ہوتے ہیں۔ایک صاحب ترتیب اور دوسرا غیر صاحب ترتیب۔دونوں کے مسائل میں فرق ہے۔

صاحب ترتیب:- وہ شخص ہے جس کے ذمے صرف چھ فرض نمازوں سے کم ہی قضا ہوں۔

غیر صاحب ترتیب:- وہ شخص ہے جس کے ذمہ چھ نمازیں ہیں یا اس سے زائد قضا ہوں۔

مسئلہ:- اگر پانچ نمازیں قضا ہیں تو آدمی صاحب ترتیب ہے اور چھ پوری ہوگئی کہ چھٹی نماز کا بھی وقت نکل گیا تو آدمی صاحب ترتیب نہ رہا۔

مسئلہ:- قضا نمازوں کے لیے کوئی وقت متعین نہیں عمر میں جب بھی ادا کرے گا بری الذمہ ہوجائے گا۔البتہ مکروہ وقتوں میں ادا کرنا جائز نہیں اگر کوئی پڑھے تو نماز ذمہ سے ساقط ہوجائے گی لیکن گنہگار ہوگا۔

مسئلہ:- صاحب ترتیب پر واجب ہے کہ پہلے قضا نمازیں پڑھیں پھر بعد میں وقتی نماز اگرچہ جماعت چھوٹ جائے ورنہ وقتی نماز ادا نہ ہوگی۔

مسئلہ:- وقت بہت تنگ ہے تو صاحب ترتیب اگر قضا پڑھے بغیر وقتی پڑھے گا تو وقتی اس صورت میں ادا ہوجائے گی۔یوں ہی قضا نمازیں یاد نہ رہیں اور وقتی پڑھ لی تو اس صورت میں بھی وقتی ادا ہوجائے گی۔

مسئلہ:- وقت میں گنجائش ہو اور قضا نمازیں یاد بھی ہوں پھر بھی صاحب ترتیب شخص نے وقتی پڑھی تو اس کی وقتی نماز نہ ہوگی۔

مسئلہ:- غیر صاحب ترتیب وقت میں گنجائش ہو قضا نمازیں یاد ہوں پھر بھی وقتی

پڑھے تو اس کی وقتی نماز ادا ہو جائے گی۔

قضائے عمری کا بیان:-

مسلمانو! زندگی کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ موت کو ہمیشہ یاد رکھو۔ کیا ٹھکانہ ہے زندگانی کا- آدمی بلبلا ہے پانی کا۔

پیارے اسلامی بھائیو، بہنو! نماز کی اہمیت اور اس کی فرضیت کون نہیں جانتا کہ بالغ ہوتے ہی ہر مومن پر فرض قطعی ہے۔ چھوڑنے والا گنہگار سخت گنہگار، مستحق نار۔ لیکن افسوس صد افسوس بالغ ہونے کے بعد کتنے دن، کتنے ماہ، کتنے سال گزر گئے۔ ہم میں سے کتنے اسلامی بھائی، اسلامی بہنیں، اسلامی مائیں ایسی ہیں کہ ایک وقت کی بھی نماز ادا نہیں کی۔ خدارا جبار و قہار کی سخت گرفت سے اپنے آپ کو بچاؤ۔ "اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيْد" اب بھی وقت ہے، جلدی کیجیے، رحمٰن و رحیم کی بارگاہ رحمت آواز دے رہی ہے۔ رب کی پناہ میں آجاؤ اس کی بارگاہ میں روؤ، صدق دل سے توبہ کرو اور اپنی گزری ہوئی زندگی کا حساب لگاؤ، ایک ایک دن میں کتنے کتنے گناہ۔ ناقابلِ شمار، خدا کی پناہ، میدان محشر میں کس منہ سے جاؤ گے، رسول رحمت کو کیا جواب دو گے، اللہ یاد رکھو! رب کے حضور جانا ہے، جانے کے لائق بنو، ورنہ میدان قیامت میں روز حساب کوئی پرسان حال نہ ہوگا۔ جلدی کیجیے جلدی، اگر اب بھی آپ نے نماز شروع نہیں کی ہے تو شروع کر دیجیے، اور اپنی گزری ہوئی زندگی کے دن جوڑ ڈالیے اور جو لوگ پڑھ رہے ہیں وہ بھی غور کریں کہ بالغ ہونے کے کتنے دن بعد نمازیں پڑھنا شروع کی ہیں۔ وہ بھی حساب لگالیں۔ پھر جتنی جلدی ہو سکے قضا نمازیں ادا کریں۔ ضروریاتِ زندگی سے فارغ ہونے کے بعد قضا نمازوں کو اپنے ذمے سے اتارنے میں مصروف رہیں۔ بلکہ نفلوں اور سنت غیر موکدہ کی جگہوں پر بھی قضا نمازیں ہی پڑھیں۔ ورنہ یاد رکھیں اگر قضا نمازیں ذمے میں رہ گئیں تو نفلیں کام نہ آئیں گی۔ تو لیجیے ایک دن کی کل بیس رکعتیں ہوتی ہیں جن کو ادا کرنا واجب رہتا ہے۔

مسئلہ:- مسئلہ سنتوں اور نفلوں کی قضا نہیں لیکن فرض اور وتر کی قضا ہے۔

قضائے عمری کا آسان طریقہ:-

ہر وقتی نماز کے وقت اس وقت کی ایک دن دو دن یا جتنے دن کی چاہے قضا پڑھ ڈالے۔ مثال کے طور پر فجر پڑھنے گیا تو اتنی سویرے کہ خوب ٹائم ملے تو پہلے قضا پڑھنا شروع کرے، دو دو رکعت فرضِ فجر کی نیت سے۔ دل میں یہ نیت کرتا جائے کہ فجر کی قضا پڑھنے جا رہا ہوں جو سب سے پہلے والی قضا ہے۔ دو دو رکعت کر کے اگر دس رکعت پڑھے گا تو پانچ دن کی فجر کی قضا ہو گئی لیکن وقتی فرض فجر اور سنت سے پہلے ہی پڑھے بعد میں پڑھنا ممنوع ہے۔

اسی طرح ظہر پڑھنے جائے تو چاہے فرض ظہر سے پہلے یا فرض ظہر کے بعد چار چار رکعت کی نیت سے کل بیس رکعت پڑھ ڈالے۔ یہ پانچ دن کے ظہر کی قضا ہو گئی۔

اسی طرح نمازِ عصر پڑھنے جائے تو اس میں فرض عصر سے پہلے ہی چار چار رکعت کی نیت سے کل بیس رکعت پڑھ ڈالے۔ اب یہ پانچ دن کے عصر کی قضا ہو گئی۔

اسی طرح مغرب پڑھنے جائے تو بعد نماز مغرب تین تین رکعت کی نیت سے کل پندرہ رکعت پڑھ ڈالے تو اب یہ مغرب کی پانچ دن کی قضا ہو گئی۔

اسی طرح عشا پڑھنے جائے تو نماز عشا سے پہلے یا بعد میں چار رکعت فرض عشا پھر تین رکعت وتر جو سب سے پہلے قضا ہے۔ پھر اسی طرح چار رکعت فرض عشا اور اس کے بعد ہی فوراً تین رکعت وتر۔ اسی طرح پانچ مرتبہ کرے تو پانچ دن کے عشا اور وتر کی قضا ہو جائے گی۔

مذکورہ بالا طریقے پر اگر آپ عمل کر لیں تو چھ دن میں ایک مہینہ کی قضا سے آپ بری ہو جائیں گے۔ یعنی ہر چھ دن پر ایک مہینہ کی قضا سے آپ سبکدوش ہوتے رہیں گے۔ خدا آپ حضرات کو توفیق دے۔

قضائے عمری کی نیت:-

قضائے عمری کی نیت یوں کرے کہ میں نے سب سے پہلی فجر جو مجھ سے قضا ہوئی پڑھنے کی نیت کی یا سب سے پہلی ظہر جو مجھ سے قضا ہوئی پڑھنے کی نیت کی واسطے اللہ تعالیٰ کے منہ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ اسی طرح کرتا رہے بس نماز کا نام بدلتا رہے۔

قضائے عمری میں آسانی کی چند اور صورتیں:-

مجدد اعظم امام احمد رضا قدس سرہٗ نے آسانی کی چار صورتیں ارشاد فرمائی ہیں تاکہ بآسانی اپنے اہم فریضے سے سبکدوش ہوسکیں۔

اول:- فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف کی جگہ فقط سبحان اللہ تین مرتبہ کہہ کر رکوع میں چلے جائیں۔ مگر یہاں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ سیدھے کھڑے ہوکر سبحان اللہ شروع کریں اور کھڑے کھڑے ہی سبحان اللہ پورا کریں پھر سر جھکائیں۔

نوٹ:- وتر کی قضا میں کوئی تخفیف نہیں تینوں رکعتوں میں الحمد اور سورہ پڑھنا ضروری ہے۔

دوم:- رکوع و سجود کی تسبیحات صرف ایک ایک بار کہیں لیکن تسبیح ور کوع یا سجدہ میں پہنچنے کے بعد ہی کہیں۔ ایسا نہ ہو کہ رکوع اور سجدہ میں آتے جاتے کہیں۔

سوم:- نماز فجر میں التحیات کے بعد صرف مختصر درود شریف اللھم صل علی محمد و آلہ پڑھ کر سلام پھیر دیں یوں ہی نماز عصر، ظہر، مغرب، عشا، وتر میں پچھلی التحیات کے بعد صرف وہی مختصر درود شریف پڑھ کر ہی سلام پھیر دیں۔

چہارم:- نماز وتر کی قضا میں دعائے قنوت کی جگہ صرف رَبِّ اغْفِرْلِیْ تین بار یا صرف ایک بار کہہ کر رکوع کرلیں۔[1]

(۱) ملخص از فتاویٰ رضویہ، ج:۳، ص:۶۳.